## بقیہ جدول بروج اثنا عشر مطابق عربی و سنسکرت و منازل قمری

| نام برج یعنی راس | | نام منزل قمری یعنی نچھتر | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عربی | ہندی | شمار | عربی | ہندی | تعداد |
| قوس | دھن | ١٩ | شوله | مول | ٤ |
| | | ٢٠ | نعائم | پرباکھاڑ | ٤ |
| | | ٢١ | بلده | اتراکھاڑ | ١ |
| جدی | مکر | 〃 | 〃 | 〃 | ٣ |
| | | ٢٢ | سعد ذابح | سرون | ٤ |
| | | ٢٣ | سعد بلع | دہنشٹا | ٢ |
| دلو | کنبھ | 〃 | 〃 | 〃 | ٢ |
| | | ٢٤ | سعد سعود | ست بھکھا | ٤ |
| | | ٢٥ | سعد الاخبیه | پوربھادر | ٣ |
| حوت | مین | 〃 | 〃 | 〃 | ١ |
| | | ٢٦ | فرع مقدم دلو | اترابھادر | ٤ |
| | | ٢٧ | فرع موخر دلو | ریوتی | ٤ |

اور اٹھائیسوین منزل عرب کے نزدیک رشا ہی اور یہی بطن حوت ہی قوله
عَلَيهِ السَّلام المُتَرَدِّدُ فِي مَنَازِلِ التَّقدِيرِ متردّد
اسم فاعل ہے باب تفعل سے محاورہ عرب مین کہتے ہین ترددت
الی فلان یعنی ایک مرتبہ کے بعد دوسرے مرتبہ گیا یعنی برابر
آیا گیا اور مراد منازل تقدیر سے اس مقام پر منازل قمر ے
ہین کہ جو مقدر ہین جانب جناب پروردگار سے یعنی موافق
اپنی مصلحت اور مشیت اور حکمت کے جسطرح مناسب دیکھا
مقرر فرمایا ہے اسی طرف اشارہ کیا ہے اپنی کتاب کریم مین
قدّرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور وھو الذی
جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً وقدرھما منازل
لتعلموا به عدد السنین والحساب اور مراد منزل قمر سے
عرف مین ایک شب وروز کی گردش ہے اور اہل نجوم کے
نزدیک مراد منزل سے وہ اٹھائیس منزلین ہین کہ جنکی تفصیل
مذکور ہوئی اگر کہا جاوے کہ مذاق اہل نجوم سے یہ تفسیر مخالف
ہے اسلئے کہ ماہ وسال قمری کا حساب موافق حرکت قمر کے نہین

رشا اکبر اول [illegible] ستارے ہین [illegible] منتقل [illegible] ہین چونکہ [illegible] متشابہ ہین اسلئے [illegible] رشا کہتے ہین [illegible] عفی اللہ عنہ

بلکہ مبنی سال وماہ کا فقط رویت عرفی پر ہے جواب یہ
کہا جاسکتا ہے کہ کلام حکیم علام حاوی ہے تمام شقوق وقیاسات
یعنی پروردگار عالم نے فہم عوام کے لئے اعمال وعبادات اور صوم
وصلوٰۃ کے بجالانے کو موقوف سال وماہ قمری عرفی پر رکھا ہے
اور محتاج اہل نجوم وحساب کا نہین کیا اسلئے کہ عوام عرب کو
دریافت کرنا حساب نجوم اور قواعد ہیأت کا نہایت دشوار تھا
اور خدا کسی کو ایسی تکلیف نہین دیتا کہ جو اسکی طاقت سے باہر ہو
اور یہ مفہوم لفظ عدد السنین سے واضح ولائح ہے اور نیز تخاطب
بصیغہ جمع مشعر ہے اسی جانب اور لفظ حساب دلالت کرتی ہے
حساب اہل نجوم پر پس دونو لفظونکا استعمال دونو مذاق پر ہے
اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر عرف کی بنا پر مراد منزل سے
سیر شبانہ روزی قمر ہو تو چاہئے کہ قمر اپنا دورہ ہلال سے تا ہلال
یا بدر کمال سے تا بدر کمال تمام کرے حالانکہ یہ دورہ حقیقۃً آفتاب کا ہے
نہ قمر کا اسلئے کہ ہلال کا ہونا منحصر ہے نور شمس پر یعنی جب ماہتاب
تحت شعاع شمس سے نکلکر گیارہ درجے یا زیادہ اس سے

ناظر عبد الغنی از دورہ مس

بنا بر اختلاف مواضع کے دور ہو گا قرص آفتاب سے تب ہلال
نمایان ہو گا کما ھو المنصوص عند الجمھور پس ضرور ہوا کہ قمر کے
واسطے دوسرا دورہ علاوہ دورۂ شمسی کے مقرر کیا جاوے اور وہی
قول اہل نجوم ہے پس معتبر جاننا حساب اہل نجوم کا تفسیر لفظ منزل مین
خالی قوت سے نہین اور ایک بڑی دلیل اعتبار حساب منجمین کے
مشاہدہ ہے ہم ہمیشہ دیکھتے ہین کہ مثلاً شب چاردہ کو ماہتاب برج
عقرب کے نیش کے محاذی نظر آیا اور پھر دیکھا تو دوسرے مہینہ کی بارہوین
تاریخ قریب اوسی مقام کے دکھائی دیا پس ظاہر ہو گیا کہ قمر نے
ستائیس دن مین اپنا دورہ تمام کیا وقس علی ھذا پس مراد امام
علیہ السلام کی منازل سے یہی منازل ہین کہ جو بحساب اہل نجوم
مقرر کئے گئے اور حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک منزل قمر کی
بحساب مساوی چوبیس ساعتین اور سترہ دقیقہ اور چھیالیس ثانیہ
اور چند ثالثہ مین تمام ہوتی ہی اور بنا بر تحقیق اہل نجوم ہند منزل
کے واسطے زمانہ خاص غیر مساوی ہے جیسا کہ ہم اشارہ اسکے جانب
کر چکے ہین قولہ المتصرف فی فلک التدبیر یعنی گردش کرنیوالا

فلک تدبیر مین تصرّف بمعنی تقلب ہے جسے محاورہ اردو مین
پلٹنا کہتے ہین یعنی ایک حال سے دوسرے حال پر آنا جسے فارسی مین
گردیدن کہتے ہین فلک اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو گھومتی ہو مثل
چرخی کے اور آسمان کو چرخی اور چکی سے اسی سبب سے تشبیہ دیتی ہین
اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عرب اور عجم دونون کے
نزدیک نام آسمانکا بطور تشبیہ ہے اسلئے کہ زبان عرب مین فلک
چرخی کی اوس لکڑی کو کہتے ہین کہ بواسطہ دو کیلونکے دو سنادونپر
گھومتی ہے جسے مندلا کہتے ہین اور وہ دو کیلین مندلے مین
وصل ہوتی ہین اور اونھین کے گھومنے سے مندلا گھومتا ہے پس
مندلا مشبہ بہٖ ہے اور فلک مشبہ اور گردش وجہ شبہ اور وہ دونو
کیلین کہ جسکے سبب سے چرخہ گھومتا ہے دونو قطب ہین اور زبان
فارسی مین فلک کو آسمان کہتے ہین اسوجہ سے کہ آس زبان عجم مین
چکی کو کہتے ہین اور بزیادتی یائے نسبت آسیا مستعمل ہے اور مان
مخفف ہی مانا کا کہ بمعنی تشبیہ ہے پس اب معنی آسمانکے یہہ ہوے
مثل چکی کے اس صورت مین فلک کو تشبیہ چکی کے پاٹ سے

وجہ تسمیہ فلک متشارکت او با چرخ و الفاظ
مترادفہ کہ ہم معنی آن واقع شدہ اند

اور قطب کو کیلہ سے پس دونو نباتون مین نام آسمانکا تشبیہی ہے
اور زبان فارسی مین چرخ وگردون کو فلک کہنے کی بہی یہی وجہ ہے
اور یہ نام بہت ٹہیک صحیح ودرست بلاکم وکاست ترجمہ ہے
فلک کا اور اسی مقام سے یہ شبہ کہ جو بڑے بڑے متفلسفین کو ہوا ہے
کہ قطب کو ساکن جانتے ہین دفع ہوجاسکتا ہے اسوجہ سے کہ قطب
مثل اون دو کیلو نکے کہ چرخے مین ہوتے ہین اسیلئے کہ قطب فلک
مین مندرج ہے کوئی چیز علٰحدہ نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جب
فلک کو گردش ہوگی تو ضروری اوس چیز کو کہ جو فلک مین مندرج ہے
حرکت لازم ہوگی ورنہ تفکیک لازم آئیگی ہان اسمین شبہ نہین
کہ حرکت منطقہ اسرع ہوگی اور بعد اسکے بتدریج گھٹتے گھٹتے قطب کو
نہایت ابطا واخفی ہوگی **تدبیر** فارسی مین معنی اسکے
انجام اندیشی ہین اور اردو مین ترجمہ اوسکا سوچنا اور سمجہنا اور
محاورہ اردو کا کسی کام کو حسن وخوبی سے سرانجام دینا مثال قول ناسخ

ہم خواب مین وہان پونہچے تدبیر اسے کہتے ہین
وہ نیند سے چونک اوٹھے تقدیر اسے کہتے ہین

تقریر لطیف در بطلان قول حکما فقرہ ۱۲۰

اور انہین معنونمین بارہ برس کا آگا پیچھا سوچنا بھی مستعمل ہے اور مراد
فلک تدبیر سے فلک اول ہے جو ہمارے پیش نظر ہے جسے فلک القمر
کہتے ہین اور فلک تدبیر اسلئے کہتے ہین کہ بہت سے امور انتظامی
عالم کون وفساد کی حضرت مدبر عالم نے تعلق بتاثیر قمر رکھے ہین
اور مقام قمر کا فلک اول ہے بمناسبت وصف مکین کے مکا نکی
صفت کی گئی جسطرح سے ایوان شاہی کو دار السیاست و دار القضا
کہتے ہین ترکیب اضافت ظرف کی طرف مظروف کی ہے جیساکہ
بعض مفسرین نے قول جناب باری تعالے فالمدبرات امرا
مین لکھا ہے کہ مراد اسے افلاک ہین تفصیل اسکی طبرسی علیہ الرحمہ نے
مجمع البیانمین لکھی ہے اور بعض نسخ مین فلک تدویر ہے اور
یہ بھی صحیح ہو سکتا ہے اگرچہ نسخہ اول اصح ہے پس فلک تدویر سے
مراد چوتھا فلک ہے افلاک قمر کا اور یہ فلک محیط ہے زمین کے
اسکا اسفل متحرک ہے توالی بروج پر اور فوق اسکا بخلاف اسکے
یہ مخالف بھی تداویر تمام سیارات کی ہر روز ۱۳- درجہ اور ۳ دقیقہ
اور ۵۴ ثانیہ اور وہی مرکوز ہے ثخن مین تیسرے فلک قمر کے

جسکا نام حامل ہے دورہی مرکز اوسکا مرکز عالم سے ۱۰ درجہ متحرک ہے
علی التوالی ہر روز ۲۴ درجہ اور ۲۲ دقیقہ اور ۵۳ ثانیہ اور یہ
واقع ہے ثانی افلاک قمر مین جو نامزد بمائل ہے موافق ہے مرکز اوسکا
مرکز عالم سے مماس ہے مقعر اوسکا محدب نار سے اور فاصل ہے
حامل سے موافق ہے اوسکے میل مین منطقہ اسکا منطقۃ البروج کے دو قسم
کہ متدرجی الرقہ ہین طرف دونون نقطون اوج وحضیض کے
متحرک ہے خلاف توالی کے ہر روز ۱۱ درجہ اور ۹ دقیقہ اور ۷
ثانیہ اور یہ واقع ہے جوف اول فلک قمر مین کہ جسکا نام جوزہر ہے

الاوج
مرکز العالم
الخارج المرکز
الجوزہر
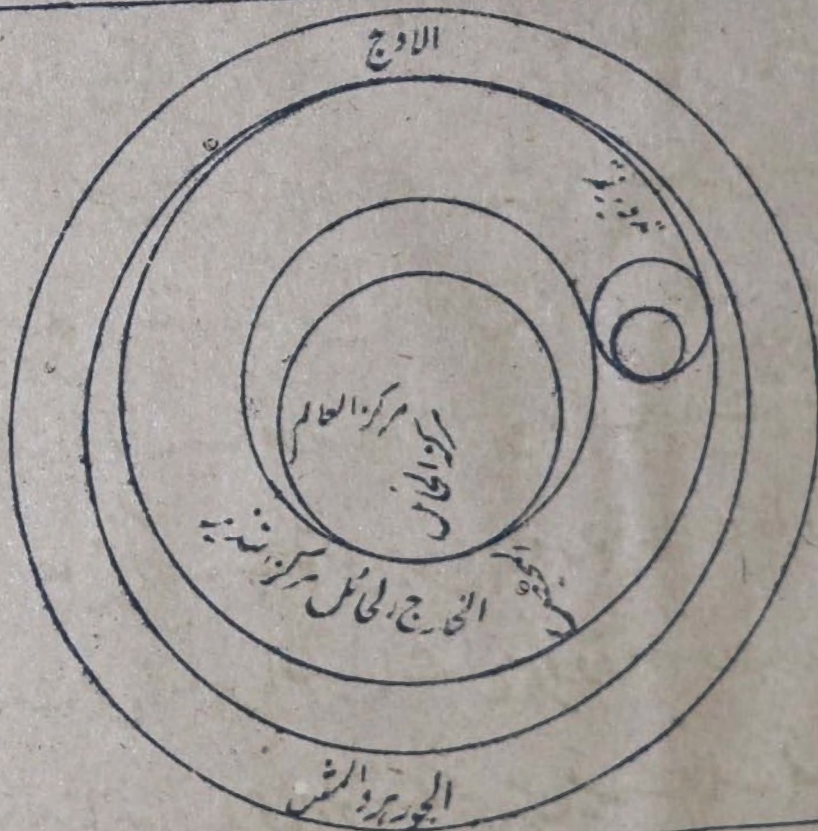
صورة فلک القمر

که موافق ہے مرکز عالم سے اور منطقہ اوسکا منطقة البروج ہے
که مماس ہے محدب اوسکا مقعر مثل عطارد سے متحرک ہی مثل ثانیکے
ہر روز ۳۳ دقیقہ اور ۱۱ ثانیہ علی ما فی الحدیقة الهلالیة اور صورت اوسکی
مندرجہ بالا ہے اور مراد فلک تدبیر سے یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے
بواسطہ تغیرات قمر کے عالم کون و فساد کی تدبیر اور انتظام اور اصلاح
فرمائی ہے اور بیان اسکا انشاء اللہ اپنے مقام پر مذکور ہوگا اور
جاننا چاہئے کہ فلک مین بعض حکما نے اختلاف کیا ہے
چنانچہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ فلک کلام عرب مین
ہر چیز گھومنے والی کو کہتے ہین اور جمع اسکی افلاک ہے اور اختلاف
کیا ہے عقلا نے فلک مین پس بعض کہتے ہین کہ ایک موج
مجتمع ہے کہ جسمین آفتاب اور ماہتاب اور نجوم جاری ہین اور
کلبی نے کہا ہے کہ آب مجتمع ہے کہ جسمین کواکب جاری ہین اور
احتجاج کیا ہے قول باری تعالی سے كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ
اسطور پر کہ سباحت یعنی پیرنا ممکن نہین بغیر پانی کے فخر رازی کہتا ہے
یہ قول اوسکا قابل تسلیم نہین اسلئے کہ اوس فرس کو کہ حالت جری مین

اقول کلبی کا احتجاج حقیقی ہے اور فخر رازی نے معنی لفظ سابح مین بطور حقیقی [illegible] مجاز پر بنا رکھی ہے حالانکہ لفظ [illegible] اور کلبی کی [illegible] یہ ہے کہ اطلاق سابح کا سیارون پر بطور تشبیہ ہے اس نظر سے کہ رنگ آسمان کا [illegible] دریا سے اشبہ [illegible] اور جو چیز دریا مین روان ہوتی ہے اوسے سابح کہتے ہین اسی وجہ سے

سیارات کو بھی سابح کہتے ہین یہ مجاز ایسا شایع اور ذایع ہے کہ اکثر شعرا برابر استعمال کرتے ہین بلکہ جناب باری تعالی نے بھی اکثر استعمال فرمایا ہے کما لا یخفی علی من دبر القرآن ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ

یعنی روانی مین اپنے ہاتھ پاؤن پھیلا دیتا ہے ساہے کہتے ہین کہ جمہور
فلاسفہ اور اصحاب ہیأت یہ کہتے ہین کہ یہ اجرام صلبہ ہین نہ خفیف
ہین اور نہ ثقیل ہین کہ خرق و التیام یعنی جدا ہو جانے اور مل جانیکو
اور نمو اور ذبول یعنی بڑھنا اور گھل جانا قبول نہین کرتے بعد اسکے
کہتا ہے اور حق یہ ہے کہ نہین ہے کوئی سبیل دریافت سماوات کی
مگر ساتھ بیان مخبر کے اور اختلاف کیا ہے لوگون نے حرکات
کواکب مین اور وہ وجہین کہ اسمین ممکن ہین تین ہین اسلیئے کہ یا یہ کہ
فلک ساکن ہو اور کواکب متحرک ہون مثل حرکت ماہی کے آب
ایستادہ مین اور یا یہ کہ فلک متحرک ہو اور کواکب بھی متحرک ہون
موافق ہون اوسکی حرکت سے یا مخالف حرکت کواکب کی سرعت
و بطو مین موافق اوسکے ہو خواہ مخالف اور صورت ثالثہ یہہ ہے
کہ فلک متحرک ہو اور ستارے مرتکز ہون مگر رائے اول باطل ہے
اسلیئے کہ فلاسفہ نے کہا ہی کہ یہ موجب خرق ہے اور وہ محال ہے
اونکے نزدیک اور رائے ثانی پس حرکت کواکب اگر فرض کیجائے
مخالف حرکت فلک کے پس یہ بھی موجب خرق ہے اور اگر مو

حرکت کواکب کے موافق جہت حرکت فلک کے پس اگر مخالف
ہوگی سرعت و بطوء مین تو بھی خرق لازم آئیگا اس سبب سے کہ کواکب
متحرک ہونگی اوسکی حرکت سے پس حرکت ذاتیہ اوسکی زاید ہوگی
اور یہ بھی باعث خرق ہے پس نہ باقی رہی مگر قسم ثالث اور وہ
یہ ہے کہ کواکب فلک مین مرتکز ہون اور فلک حرکت کرے
پس بسبب حرکت فلکی کے کواکب بھی حرکت کرتے ہین انتہی بعبارتہ
**مولف عرض کرتا ہے** کہ یہ افکار ابکار ثلثہ امام المشککین
فخر الدین رازی کے مدخول فیہ ہین اسلئے کہ مبنی انکا لزوم خرق والتیام
ہے اور اگر بنظر عمیق اور فکر دقیق تحقیق کیا جاوے تو کسی صورت مین
صور اولئین ثلثہ سے خرق لازم نہین آتا **وتفصیل بالاجمال**
**اس اجمال کی یہ ہے** کہ لزوم خرق حالت غرق کواکب
وسط جوف افلاک مین لازم آتا ہے یعنی جب ہم اجرام سیارات سبعہ کا
جوف جرم فلک مین مقرر کرین تب البتہ خرق لازم آئے گا
واذ لیس فلیس مثلاً ممکن ہے کہ سطح بالا پر ہون پس حصر عقلی
باطن ہوگا اور صورت ثالثہ مین حرکت افلاک کو ارتکاز کواکب کے

لفظ امکان سے اشارہ ہے
اس جانب کہ حصر عقلی
رازی کا بر فرض امکان ہے
ممکن ہے کہ عقل احتمال مذکور
نے الشق کو پیدا کرے
واذا جاء الاحتمال
الاستدلال بطل
مثنوی حجت بیرادن حکما
کی قول لہ کہ مجنون ...

سیارات سبعہ کی
افلاک متعدد و متباینہ
مین جیسا کہ فلک قمر
بیان ہوا ...
عنہ ...

ساتھ مسلم کیا ہے پس یہ بھی مدخول فیہ ہے اسلیئے کہ ہر فلک مین
ارتکاز کواکب غیر ممکن ہے بنا بر اونکے مذاق کے اسلیئے کہ زحل
اور مشتری وغیرہ کبھی رجعت قہقری کرتے ہین اور یہہ حالت
ارتکاز کواکب فی الفلک مین محال ہے والالزم المخطوء المذکور
المحذ وراعنہ پس دلائل ثلاثہ فخر رازی مدخول فیہ ہوے اسلیئے
کہ دو صورتین مذکورہ ممکن الوقوع اور ثالثہ مسلمہ باعث خرق
علاوہ بران استحالہ قول خرق غیر مسلم عقلاً و شرعاً ترکنا تفضیلہ
رو مًا للاختصار تذییل نورانی سید علیخان مدنی
نقل قول جناب شیخ عالم ربانی ابن میثم بحرانی شرح نہج البلاغہ سے
فرماتے ہین کہ شرع اور برہان دونون مطابقت کرتے ہین اس امر پر
کہ افلاک نو ہین ایک دوسرے پر پس انمین سے سات فلک ہین
ایک کرسی ہے اور اوسکے اوپر عرش ہے اور اوسکا نام ناموس
الٰہی ہے حکماء نے کہا ہے کہ یہ سب کروی الشکل ہین اور بہت
بڑے ہین اور درمیان مین جوف ہے اور ایک کے اندر دوسرا ہے
اور اکثر مین کواکب ہین اور کواکب چند اجرام نورانیہ ہین کہ حس و حرکت

پوشیدہ نہ رہے کہ زبان شینشکرت مین قسم کو بکری کہتے ہین پس تعجب ہے کہ اس محذوف الفاظ راجع ذوی الاداب نے باوجود کثرت بھیر اس بکری کا لحاظ نکیا اور تفصیل اسکی قول جناب شیخ بحرانی مین مذکور ہوگی ۱۲ منہ مدا اللہ ظلہ ۹۳ جب تائیدات غیبیہ اور توفیقات الہیہ سے شرف آستانہ بوسی جناب ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام سے فائز ہوا اور اصل نسخہ ہات آیا اور اسکی عبارت کا مقابلہ اصل سے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جناب مدنی نے بسبب سہولت فہم کے عبارت شیخ مین اقوال حکما کو خرج کر دیا ہے اور جہ سے تغایر معلوم ہوتا ہے پس اعتراض رابع ہمارا عاید صاحب ریاض پر ہوتا ہے نہ جناب شیخ پر فتامل ۱۲ منہ مدظلہ

نہین رکھتے اور جڑے ہوئے ہین فلک مین پس اول فلک جو ہمارے
پیش نظر ہے اوسمین کوئی ستارہ نہین سوائے قمر کے اسکا نام فلک القمر
اور سماء الدنیا ہے اور گرد اوسکے ہوا محیط ہے جسطرح سے کہ بیضہ مین سفیدی
محیط ہی اور زمین جوف ہوا مین ہے مثل زردی بیضہ کے اور
اوپر فلک قمر کے فلک عطارد ہی اور اوسمین سوائے عطارد کے
دوسرا ستارہ نہین اور اوپر فلک عطارد کے فلک زہرہ اور اوسمین
بھی سوائے زہرا کے دوسرا ستارہ نہین اور اوپر فلک شمس کے
فلک مریخ ہے اور اوسمین سوائے اسکے کوئی ستارہ نہین اور اوپر فلک
مریخ کے فلک مشتری ہے اور اوسمین بھی غیر مشتری کوئی ستارہ نہین
اور اوپر فلک مشتری کے فلک زحل ہے اور اوسمین بھی علاوہ
اسکے کوئی ستارہ نہین اور ان ساتون ستارونکو سیارے کہتے ہین
اور اوپر فلک زحل کے ایک فلک ہے کہ جسمین کواکب ثوابت
ہین اور جتنے تارے ہین وہ سب اسمین ہین سوائے سبعہ سیارہ کے
اور اسکا نام فلک البروج اور فلک الثوابت ہے بسبب قیام
ثوابت کے اور ثوابت انکو یا بہ سبب بطوء حرکت کے کہ محسوس

نہین ہوتی یا یہ بسبب اسکے کہ ہر ایک ثابت ہی اور اپنے مقام سے
جنبش نہین کرتا کہتے ہین پس بیشک ہم پاتی ہین ہمیشہ وضع معین
ثابت درمیان نسر طائر اور نسر واقع کے اور اسی کا نام شرع مین
کرسی ہی اور اوپر اوسکے اور ایک فلک ہی کہ جو محیط ہے تمام افلاک کو
اور اسکا نام فلک الافلاک اور فلک الاعظم اور فلک الاطلس ہے
اسلئے کہ اسمین کوئی ستارہ نہین ہے یا ہمکو دکھائی نہین دیتا ہے
اور اسی کا نام شرع مین عرش مجید ہے اور یہ فلک ہمیشہ پہرتا رہتا ہی
مثل چرخہ کے مشرق سے طرف مغرب کے بالاے زمین اور مغرب سے
مشرق کیجانب زیر زمین اور باقی افلاک بحرکت مختصہ مغرب سے
مشرق کو جاتے ہین بالاے زمین اور بالعکس زیر زمین اس دلیل سے
کہ ہلال روز اول ایک مقام پر دکھائی دیتا ہے اور دوسرے روز
دوسرے مقام بجانب شرق ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اسیطور سے
آخر ماہ مین اپنے فلک کے ساتھ دورہ تمام کرتا ہے یعنی جس نقطہ پر
پہلے دن تہا اوسی نقطہ پر بعد تمام ہونے دورہ کے آجاتا ہے
پس آٹھوین فلک کے دورہ مین ایک دورہ ذاتی مغرب سے

طرف مشرق کے اور ایک قسری مشرق سے طرف مغرب کے اور
مثال اسکی یہ دیگئی ہے کہ ایک چکی پر ایک چونٹی بیٹھی ہوی ہے چکی
داہنے جانب پھرتی ہے اور چونٹی بائین جانب پھرتی ہے پس
چونٹی کی دو حرکتین ہوئین ایک ذاتی اور ایک قسری **مولف**
**عرض کرتا ہے** کہ یہ کلام کئی مقام سے محل نظر ہے **اول** یہ
شیخ جلیل نے کواکب کا ارتکاز افلاک مین بیان کیا ہے حالانکہ
شرعًا اور عقلًا ارتکاز کواکب خصوصًا سیارات محل تامل ہے
**اما شرع** پس بچند وجہ **اول** آیہ کلٌّ فی فلکٍ یسبحون
پس اس آیت سے بخوبی ظاہر ہے کہ ہر ایک اپنے فلک مین جاری ہے **دوم**
آیہ والقمر قدرناہ منازل الآیہ باین دلیل کہ نسبت فاعلیت
حقیقۃ قمر کیطرف بسیاق لفظ عائد ہے **سوم** آیہ وقدرھما
منازل لتعلموا بہ عدد السنین والحساب بدلیل
وتقریر مذکور **چہارم** وسخر لکم الشمس والقمر دائبین
اس نظر سے کہ نسبت کرنا سعی وکوشش کا قمر اور شمس وغیرہ کیطرف
حقیقۃ محمول حرکت ذاتی پر ہے وغیر ذالک **پنجم** قول امام زین العابدین

المتردد الخ بلکہ تمام دعا مثبت حرکت ذاتی ہے **اما عقلے** پس
دو وجہونسے استدلال کیا جا سکتا ہے **اول** مشاہدہ کیا گیا ہے
کہ اکثر کواکب سیارہ مثل زحل وغیرہ کے رجعت قہقری کرتے ہین
پس اگر حرکت بواسطہ اپنے فلک کے ہوتی تو رجعت ممکن نہوتی
اسلئے کہ یہ حرکت یا مخالف حرکت فلکی کے ہو یا موافق پس صورت
اول مین خرق فلک لازم آتا ہے اور صورت ثانی خلاف مشاہدہ ہے
پس ضرور ہوا کہ حرکت کواکب علحدہ ہو اور یہ بغیر اسکے کہ سیارات
مرتکز فلک مین نہون ممکن نہین وہو المطلوب **ثانی** اکثر حکمائے
متجرین علم ہیأت قائل اسکے ہین کہ ماہتاب و دیگر کواکب کبھی اپنی
حرکت مین سریع ہوتے ہین اور کبھی بطی اور دلیل اسپر مشاہدہ ہے
بالات رصدی پس یہ صورت بغیر اسکے کہ حرکت ہر ایک کی
جدا ہو اور زائد وکم ہو حرکت فلک سے غیر ممکن ہے فتامل وتدبر
**مگر حق یہ ہے** کہ مقام خالی تردد سے نہین اور کئی مقام پر
اشارہ اسطرف ہو چکا ہے واللہ اعلم بالصواب **ثانی** فرمایا ہے
کہ فلک اول مین سوائے قمر کے اور کوئی کواکب نہین نہ ثابت

نہ سیارہ پس یہ مخالف ہی ظاہر قول باری تعالیٰ کے انا زینا
السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوما للشیاطین
اسلئے کہ معلوم ہے کہ سماء دنیا فلک القمر کا نام ہے اور جناب
حکیم مطلق فرماتا ہے کہ ہمنے مزین کیا آسمان دنیا کو ساتھ چراغہائے
روشن کے اور مصابیح جمع ہے پس ان دونو قولونمین تہافت اور
تناقض ہوا اللھم مگر یہ کہا جاے کہ چونکہ تمام افلاک زجاجے
صافی ہین پس تمام کواکب اسمین معلوم ہوتے ہین پس معنی زینت
ثابت ہو جائیگی **ثالث** فرماتے ہین کہ تمام ثوابت فلک البروج
مین ہین حالانکہ آیت مذکورہ بالا سے سماے دنیا مین ہونا کواکب کا
معلوم ہوتا ہے پس یہ کہا جائے کہ بعض فلک البروج مین ہین
اور بعض سماء دنیا مین یا بنا بر تاویل مذکور یہ کلام بھی ماول ہو
**رابع** فرماتے ہین کہ فلک کی دو حرکتین ہین ایک ذاتی اور ایک
قسری حالانکہ فلک کی دو حرکتین محال بدیہی ہے مگر یہ کہا جائے
کہ لفظ فلک تسامحا واقع ہوا ہے یا غلط کاتب پر محمول کیا جاے
اور مقصود اظہار اس امر کا ہے کہ ہر کوکب و سیارہ کی دو حرکتین ہین

ع بعد مطالعہ اصل نسخہ کے معلوم ہوا کہ یہ اعتراض ہمارا خود جناب شیخ طاب ثراہ نے وارد کیا ہے اور یہی جواب جو ہم نے اونکی طرف سے دیا ہے تحریر فرمایا ہے فنعم الوفاق بحمد اللہ الاتفاق ۱۲ منہ عفی عنہ

ایک ذاتی اور ایک قسری کما حققنا فی اکثر المواضع جب
یہ سب معلوم ہو چکا تو اب ہمارا کہنا کہ عبارت دعا مین مراد
فلک تدبیر سے فلک قمر ہی ثابت ہوا والحمد للہ علیٰ
ذٰلک قولہ اٰمنت بمن نوّر بک الظُّلم ایمان لایا مین
اوسکے ساتھ جس نے روشن کر دیا تیرے سبب سے تاریکیون کو ایمان
مراد اس مقام پر اذعان نفس و تصدیق ہے والقریب منہ معنا
اللغوی اور بمن سے مراد جناب باری ہے اور ظلم سے مراد ہے
اون لوگونسے کہ جو سیارات کو فاعل بالذات جانتے ہین اور پرستش
اونکی کرتے ہین نور ایک کیفیت ہے کہ قوت باصرہ سے
معلوم ہوتی ہے اور بسبب اوسکے غیر فرین بھی دکھائی دیتے ہین
اور نور ایک عرض ہے کہ قائم ہے ساتھ جسم کے اور مرادف ہے
اسکے ضو من حیث اللغۃ لیکن حکما فرق کرتے ہین درمیان
ان دونو کے اور کہتے ہین کہ یہ کیفیت روشنی کی اگر بالذات ہو تو
اوسے ضو کہتے ہین اور اگر بواسطہ غیر ہو تو اوسے نور کہتے ہین
اور دلیل لاتے ہین قول حق تعالےٰ کو جعلنا الشمس ضیاءً

وَالْقَمَرَ نُوْرًا بِكَ یعنی بسبب تیری بای ہیبت یا بای الظہر ظُلَم جمع ظلمت کی ہے اور وہ نہونے اوس کے ضو کو کہ جسکی شان سے اضاءات بھی کہتے ہین پس تقابل بین النور والظلمۃ تقابل عدم وملکہ ہی بعض حکمانے کہاہے کہ ظلمت ایک کیفیت وجودیہ ہے کہ مانع ہے ابصار سے اور بعض حکما نے کہاہے کہ ضو چند اجسام شفاف ہین کہ پیدا ہوتے ہین مضی سے طرف مستضی کے مگر قول اول متفق علیہ جمہور حکما ہے اور ممکن ہے کہ ظلمت سے وہ تیرگی کہ بسبب ہوائے جو سما حاصل ہوتی ہے مراد ہو **قولہ** وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ واضح کر دیا بسبب تیری دشواری حس کو بُہَم جمع ہے بہمہ کی اور بہمہ اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسکے احساس ہین حواس خمسہ ظاہری یا باطنی کو دشواری ہو **تعلیق** علمائے ہیئت کہتے ہین کہ قمر ایک جرم کروی ہے کہ فی الحقیقت مظلم ہے مگر مثل آئینہ مصقل ہے کہ قبول کرتا ہے دوسری ضو کو بسبب اپنی کسافت کے اور بسبب ثقالت کے نور اوسکا زمین تک آتا ہے جیسا کہ جب کوئی آئینہ محاذی آفتاب کے ہو تو روشنی آفتاب کی اوسپر پڑکے دوسرے ظرف

بیان ماہیت قمر بنا بر مذاق حکما

جائیگی اوسکو اردوی معلی مین جھوٹ کہتے ہین اور ہر گاہ آفتاب
چھہ ہزار چھہ سو چوالیس اور نصف حصہ جرم قمر کے برابر ہے تو اب ضرور
ہوا کہ زیادہ نصف سے ہمیشہ روشنی قبول کرے اور نصف سے کم
ہمیشہ تاریک رہے جیساکہ مقادیر الاجرام مین بیان کیا گیا ہی اور صاحب
الکتاب جرمی النیرین نے لکھا ہے کہ جب کوئی چھوٹی کرہ سے ضو بڑے
کرے پر پڑ جائیگی تو زیادہ نصف سے روشن ہوگا پس جب آفتاب
مقارن اوسکے ہوگا تو نصف اوسکا کہ جو سامنے ہی آفتابکے روشن
ہوگا اور جو نصف کہ ہماری طرف ہی اور مقابل آفتابکے نہین اوسکا
نور ہمین نہین معلوم ہوسکتا اور یہ حالت محاق کہلاتی ہے جسے
تحت الشعاع کہتے ہین اور جب آفتاب بقدر ایک روز کے
فاصلے کے دور ہوجائیگا اور یہ مقدار بارہ درجے یا کم وبیش بنابر
اختلاف اوضاع مساکن کے جیساکہ اصحاب زیجات نے ذکر
کیا ہے تو ایسی حالت مین اوسقدر جسم ماہتاب کا کہ جس پر ضو
آفتاب کی نہین پڑتی ہے بصورت ہلال نمایان ہوگا اور اسیطرح
ساعت بساعت اور لمحہ بلمحہ اور روز بروز بڑھتا جاوے گا

تا اینکہ نصف سطرف کا روشن ہو جائیگا تو تام النور دکھلائی دیگا
اور اب بدر کہلائے گا اور جتنا مقابلہ سے ہٹتا جائیگا اوتنا نور
کم ہوتا جائیگا تا اینکہ پہر رجوع بمحاق کرے **قولہ** وَجَعَلَكَ
اٰيَةً مِنْ اٰيَاتِ مُلْكِهٖ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ
سُلْطَانِهٖ اور گردانا تجھکو ایک نشانی اپنے ملک کی نشانیون
سے اور ایک علامت اپنی علامات سلطنت سے **آیت وعلامت**
دونو نشانی کو کہتے ہین باری تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ یعنی
جن لوگون نے تکذیب کی ہماری نشانیون کی اور استکبار کیا
اونہون نے نہ کھولے جائینگے اونکے لئے دروازہ ہائے آسمان
اور کبھی لفظ آیت سے آیت عذاب و عقاب مراد ہوتی ہے جسطرح
نماز آیات پس بقرینہ سیاق وسباق مضاف الیہ کو دور کرتی ہین
**ملک** یعنی مملکت تینون حرکتونکے ساتھ مستعمل ہے **سلطان**
غلبہ و قہر مراد اس مقام مین بادشاہی ہے **فرمانا امام علیہ السلام**
کا کہ گردانا تجھکو ایک نشانی اپنے ملک کے نشانیون سے

بطور برہان انی کے ہی اور اصطلاح متکلمین مین برہانکی دو قسمین ہین لمی اور انی برہان انی اوسے کہتے ہین کہ مخلوق سے وجود خالق پر استدلال کیا جاوے اور مبدء اس طریقہ استدلال کے حضرت خلیل جلیل ہین شرح لفظ اقول سے انشاءاللہ واضح ہوگا اور انھین معنو نمین فرمایا ہے اِذ دَلَّ رَوثَۃٌ عَلَی الْحَمِیرِ ؁ وَبَعرَۃٌ کذا عَلَی الْبَعِیرِ ؁ فَکَیفَ لَایَدُلُّ کَونُ الْبَارِیِٔ ؁ مَافِی الورا مِنْ اَصْدَقِ الْاٰثَارِ ؁ اور شاعر کہتا ہی وَفِی کُلِّ شَیٔ لَہُ اٰیَۃٌ ؁ تَدُلُّ عَلَی اَنَّہُ وَاحِدٌ ؁ اور فیضی کہتا ہی ہر گیاہے کہ از زمین روید ؁ وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید ؁ للسعدی برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ؁ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ؁ للانیس ؎ ہر رنگ مین جلوہ ہی تیری قدرتکا ؁ جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے ؁ فرمودہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علی الجاحدین نتیجۃ الماضین وخیر الباقین قدوۃ المتکلمین عمدۃ المتالہین ثانی المحققین رابع المعلمین صدر الشریعۃ الغراء حامی الملۃ البیضاء ناہج مناہج الشریعۃ الظاہرۃ عارج معارج

الطریقۃ الباطنیۃ المعنویۃ بدر الدجے شمس الہدی البحر المواج خیر الزوار والحجاج **حضرت تاج العلماء** سلطان الفقہا خاقان الحکماء قہرمان الادبا مولائی وسیدی وسندی واستادی الذی الیہ فی جمیع العلوم استنادی دام ظلہ العالی ہدیمومۃ الایام واللیالی کہ جسے کتاب مستطاب غرہ غرا مین زینت نظم فرمایا چونکہ عجب کلام فصاحت وبلاغت نظام وبراعت وبداعت انتظام ہی پس ذکر شریف اوسکا نہایت مناسب مقام ہی ارشاد ہوتا ہی

## نظم عربی

| | |
|---|---|
| بل کم لہ انی برھان بدا | قطعا الی وجودہ لقد ھدی |

بلکہ کسقدر برہان انی ہین وجود خدا پر کہ وہ اوسکے وجود پر قطعی دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وسنہ خلیلہ الجلیل | بمثل ما قد افصح التنزیل |

اور جاری کیا اس طریقہ استدلال کو خلیل جلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جیسا کہ قرآن مجید وفرقان حمید سے ثابت ہوتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| مبین الحدوث بالاقول | | ومبطل الالحاد بالمعقول |

درحالیکہ ثابت کرنیوالے تھے حدوث کے غائب ہونیسے
اور باطل کرنیوالی تھے الحاد کے عقل سلیم سے

| | | |
|---|---|---|
| ومدحضا المبطل مردود | | ومبهتا الکافر النمرود |

اور درحالیکہ بند کرنیوالے ایک مبطل مردود کے تھے اور مبہوت
کرنیوالے ایک کافر یعنے نمرود کے

| | | |
|---|---|---|
| وکم له فی سنة الاواخر | | من جملة الاشباه والنظائر |

اور بہت سی نظیرین یالکی انبیاے سابقین اور جناب سالتماب
اور آئمہ اطیاب نی ظاہر فرمائی ہین

| | | |
|---|---|---|
| بل رب فی الآفاق من ایات | | قد فصلت فی محکم الایات |

بلکہ اکثر علامتین وجود باری تعالی کی بتفصیل قرآن مجید مین موجود ہین

| | | |
|---|---|---|
| دلت علی وجود ذات الباری | | وافصحت بقادر مختار |

اور دلالت صریح رکھتے ہین وجود پر ایک پیدا کرنیوالی صاحب قدرت وختیار کے

| | | |
|---|---|---|
| کالمزن والبروق والامطار | | وکانفجار هذه الانهار |

مثل ابر و برق و مینہ کے اور مانند جاری ہونے اُن نہرونکے جو دنیا مین ہین

إن في خلق السماوات والأرض واختلاف الليل والنهار والفلك التي تجري في البحر بما ينفع الناس وما أنزل الله من السماء من ماء فأحيا به الأرض بعد موتها وبث فيها من كل دابة وتصريف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والأرض لآيات لقوم يعقلون

| وکاختلاف اللیل والنہار | | والفلک اذ تجری علی البحار |
|---|---|---|
| اور مثل تغیر شب و روز کے اور مثل اوس کشتی کے جو دریا مین جاری ہو | | |
| وھکذا الوانہ شتات | | ونحوھا السنۃ فتات |
| اور اسطرح صدہا طرح کے رنگ ہین اور انواع واقسام طرح طرح کے زبانین ہین | | |
| کذاک ماجاءت بہ الاخبار | | ومارویٰ رواتنا الاخیار |
| اور مثل انہین آیتون کے بہت سی روایتین ہین کہ اونہین معتمد اور نیک راویون نے آئمہ سے روایت کی ہے | | |
| فی خلقہ الخفاش و الطاوس | | وغیرہ من سائر النفوس |
| خلقت خفاش یعنی شپرہ اور طاؤس اور سوا اس کے بہت سی نفیس چیزین | | |
| وسیما ماجاء فی الجدران | | واشرف الاکوان من انسان |
| بالخصوص وخطبی کہ جو مشتمل حال بلخ پر اور وہ روایات جو متضمن حال انسان ہین مثل توحید مفضل کے | | |
| وکارتباط مبدأ الانسان | | بمنتہاہ اخر الاحیان |

اور مثل مناسبت ابتداے خلق انسان کے انتہاسے اوسکی جیساکہ منہیہ زاد قلیل مین بتفصیل مذکور ہے

| قد صح عن ساداتنا الاطائب | | لذاک مافی البیض من عجائب |
|---|---|---|

اسطرح پر جو کچھہ خلقت بیضہ مرغ مین غریب امور ہین کہ وہ سب بطریق معتبر و صحیح صادر ہوئے ہین ہمارے سردارونسے اور ہادیونسے جو پاک و پاکیزہ ہین

| من معجبات العقل و الاذہان | | لذاک مافی عالم الامکان |
|---|---|---|

اسی طرح پر جو کہ عالم امکان مین ہین ایسے عجیب و غریب امر کہ جنمین عقل اور ذہن چکر کھاتے ہین

| واعجز الاعلام عن احصائہ | | قد عیت الاقلام عن ارقامہ |
|---|---|---|

کہ جسکی تحریر سے قلم تھک گئی اور بڑے بڑے حساب کرنیوالے عاجز ہوگئے اوسکے جمع کرنے سے

| متقبة فی صخرة جماءِ | ۵۷ | کرفة ولینة فی الماءِ |
| --- | --- | --- |
| مثل پانیکی کہ باوجود لطافت اور نرمی کے غالب ہے پتھر سی سخت چیز کہ اوس مین رخنہ پیدا کرتا ہے | | |
| وقلعها الصخرة صماءَ | | وانظر الی لطافة الهوآءِ |
| اور بغور دیکھہ لطافت اور کمزوری ہوا کی طرف کہ باوجود اسکے بڑے بڑے پتھر سخت کو گرا دیتی ہے | | |
| وهکذا الجدران الاشجار | | بل قلعها البلدان الاشجار |
| بلکہ منہدم کر دیتی ہے شہرونکو اور درختونکو اور اسیطرح دیوارون اور پتھرونکو | | |
| من صنفی الذکوان النسوان | | الناس فی تعداد هم ضربان |
| سب آدمی دو قسم کے ہین ایک مرد دوسری عورت | | |
| تاثر الاخیر فی المیلاد | | واثر الاول بلا ایلاد |

اور توالد وتناسل مین پہلی قسم موثر ہے اور دوسری قسم متاثر

| | |
|---|---|
| فقوۃ الاول قد تحتما | وکان ضعف غیرہ محتما |

پس قوت مردونکو ضروری ہوی اور ضعف عورتون کو لابدی ہوا

| | |
|---|---|
| ثم القوی دابہٗ ان یظلما | ویبغی الضعیف لا ان ینعما |

پھر قوی کا یہ دستور ہے کہ ضعیف پر ظلم کرے اور اوسکی ہی نعمت کو چھین کر کہا جاے

| | |
|---|---|
| وکان ذالک مفسد الانتظام | مخالفاً لحکمۃ الانام |

اور یہ بیشک باعث خرابی انتظام اور مخالف حکمت انام تہا

| | |
|---|---|
| فافرط الجمال فے النسوان | وافرط الھیمان بالذکوان |

پس افراط کردی عورتونکے جمال کے اور مردون کو ہیجان و بیتابی کے

| | |
|---|---|
| لیسلبن للقلوب بالجمال | لیسبین للعقول بالمقال |

کہ ایک جھلک سی اونکے جمال کی اور ایک نازو انداز سے
نقد دل اور متاع عقل تشریف لیجاتی ہے نظر دو چار ہونے سے
سارے ہوش و حواس گم ہو جاتے ہین

| | |
|---|---|
| یجلین باللحاظ للفواد | یقتلن بالدلال للاحواد |

اونکی آنکھونمین عجب طرحکا جذب مقناطیسی ہوتا ہے کہ کیسا ہی سخت

دل ہو آنکھ ملاتے ہی دل اونکا آنکھ سے کھینچ لیتی ہین کیسا ہی بہادر اور معرکہ آرا ہو اونکے ناز سے اپنی جان گنوا دیتا ہے تیغ نگاہ کا چور نگ ہو جاتا ہے

| یوقدن فی الاحشاء جذوۃ النار | | یملکن بالحاظ للاصرار |
| --- | --- | --- |

سینہ و دل مین آتش شوق بھڑکا دیتی ہین نظر کے دیکھتے ہی طرفۃ العین مین بندہ بے دام بادام چشم بنا لیتی ہین

| مصیطرات فاطب الرجال | | من ضربی الاشراف والاوغال |
| --- | --- | --- |

کسی قسم کا مرد ہو خواہ شریف خواہ صرف اسی کبھی خالی نہین کہ ایک عورت اوسپر حکمرانی کرے

| من جملۃ الحکام والولاۃ | | وجمۃ الطغاۃ والعناۃ |
| --- | --- | --- |

بڑے بڑے حاکم اور بادشاہ سرکش کہ ملک انانیت مین کوس لمن الملکی بجاتے ہین باوجود اسکی پھر ایک عورت کے مطیع ہین کان پکڑ کے جہان چاہی اوٹھا بٹھاے

| یخرنھم فی قوۃ الشباب | | مستخدماتھم مدۃ الاحقاب |
| --- | --- | --- |

اور تکلف یہ ہے کہ قوت شباب ہی مین کہ زمانہ شدت تھا اپنا مرید کر لیا وہ بیچارے اونکی خدمت کرتی ہین

| فانفقوا اموالهم انفاقا | | واصبحوا بولهم رفاقا |
|---|---|---|
| اونکی راحت رسانی مین اپنا مال عزیز نہین کرتے گویا کہ بیدام اونکی غلام ہین | | |
| یمرضونهن من عاهات | | مکابدین اضعف الافات |
| راتونکی نیند اوجاٹ کرتی ہین صدہا طرح کی ذلتین اوٹھاتی ہین اونکی تیمارداری ہین | | |
| صبرا علی اعاظم الاضرار | | طوعا لهن مدة الاعمار |
| بڑی بڑی مضرتین گوارا کرتی ہین اور عمر بھر بخوشی اونکی فرمانبرداری کرتی ہین | | |
| هجرا لکل الاقرب الاقارب | | وصلا لمراة من الاجانب |
| اونکے پیچھے عزیز قریب چھوٹ جاتے ہین ایک اجنبی عورت کی سبب سے ہمیشہ کا ساتھ چھوٹ جاتا ہی | | |
| ومطاعا لها علی البواطن | | کذالک مظفرا علی الخزائن |
| کیسا ہی راز پوشیدہ اونپر ظاہر کیا جاتا ہے تمام خزنیہ اور دفینہ اونکی آگے دھر دیا جاتا ہے حالانکہ مال ایسا عزیز ہی کہ | | |

| قد تحبس الاموال عن اباۓ | | کذاک تحبس عن ابناۓ |
|---|---|---|
| کبہی اپنی والدین سے عزیز کیا جاتا ہی اور کبہی اپنی بیٹونکو نہیں دیا جاتا ہی | | |
| وربما تسد عن اخوان | | وھکذا عن اعظم الاخدان |
| اور بہائیون اور دلی دوستونسے بہی عزیز کیا جاتا ہے | | |
| لکنھا مبذولة الاحسان | | فی حبه للخرد الحسان |
| لیکن محبت مین خوش رو اور پری تمثال کے بی غل غش صرف ہوتا ہے | | |
| ذلیلة رذیلة بالقدر | | خسیسة رخیصة فی العقر |
| لیکن اون عورتونکے سامنے پتھر کے برابر اوسکے آبرو نہین گنتا ہی صرف ہو اونکے مہر مین گران نہین گذرتا | | |
| یمدحن فی النسیب بالاطرآ | | یعرفن فی التشبیب بالثناۓ |
| صدہا غزلین اور دیوان کے دیوان اونکے سروپا کی تعریف مین تصنیف ہوتے ہین اونکے پڑہنے کے لئے صحبتین قرار دیجاتی ہین اونکے غیبت مین باھم اونکے موہنہ کی تعریفین ہوتی ہین | | |
| یساع حسنھن فی الآفاق | | یشکی ہجرھن فی الاسواق |
| تمام عالم مین اونکے حسن و جمال کو مشہور کرتے ہین گلی اور کوچو نمین | | |

اونکے فراق مین شور و غل مچاتی ہین یہ نہین سمجہتی کہ کسکی تعریف ہے اور کسکے لئے بیتابی و اضطرابی ہر کسے ہم خدا کا قادر و توانا سے تشبیہ دیتی ہین صاحب

تن نازک کہ زیر پیرہن ست — وحدہ لاشریک لہ چہ تنست

یہ ایک ادنی خدا کی قدرت نمائی ہے ایک ادنی بندہ بے بس کو یہ مرتبہ دیدیا حاکم کو محکوم اور قوی کو محتاج و ضعیف بنادیا

فجل من قوی کذا ضعیفا — یحوجا بتجاہہ شریفا

پس کیا بزرگ و دانا ہے وہ خدا کہ جسنے ایک ادنے قسم ضعیف کو ایسا قوی کردیا اور قسم شریف کو اوس کا محتاج کردیا اور اسی طرح چھوٹے چھوٹے نادان بچون کو اونہین سرکش عورتون پر قوی کیا

مستبدلات الدھن بالابوال — والعطر من روائح الاطفال

کہ وہ بناؤ سنگار اونکا نجاست و چرک سے بدل گیا رات رات بھر جاگ کر اونکو ہلاتی ہین ٹہل ٹہل کر سلاتی ہین

سبحان من قوی کذا صغیر — مذللا قبالہ کبیرا

کیا پاک ہے وہ خدا کہ جسنے ایک صغیر کو ایسے بزرگ پر قوی کردیا فقط محبت کو اوسکے دلمین بھردے

# منجملہ اون عجائب و غرائب مخلوقات پروردگار ماہتاب جہانتاب ہی

بلاشبہہ یہ مخلوق لاجواب ہی اگر اسکے عجائب و غرائب پر ادنا سا غور ہو تو ہر موجود قایل وجود واجب الوجود و فی الفور ہو اسکا نور قابل اوصاف ہی کسقدر شفاف ہی جسکے دیکھنے سے آنکھوں مین نور آتا ہے تمام غم و ہم رنج و الم انسان بھول جاتا ہے کیا تراوٹ ہوتی ہے کہ ساری حرارت بدن کھوتی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام مفضل سے فرماتے ہین جسکا ترجمہ ناسخ مرحوم منظوم سناتے ہین

تابش ماہ مین تفکر کر — صنع اللہ مین تفکر کر
یہی ہے وجہ خلقت کافور — دافع ظلمت شب دیجور
کہون مین تجھ سے منفعت اسکی — کرون اظہار مصلحت اسکی
ہوتی ہے اس سبب سے روشن رات — تاکہ آرام پائین حیوانات
سب نباتات پلتے ہین ہر دے — دن کی گرمی بھی اسی بجھہ جاتی
کسی صورت نہو منور رات — رہے راتون کو عالم ظلمات

تیرگی سے نہو سکے کوئی کام — نہو راتون مین روشنی کا نام

اکثر انسان ہوتی ہین محتاج — بیشتر ہے جہان مین یہہ رواج

دنکو فرصت جو دستیاب نہو — تو وہ کرتے ہین کام راتون کو

یا اگر دن کو یہہ بلا دیکھے — شدت گرمئے ہوا دیکھے

رات کو نور ماہ تابان مین — اکثر اعمال کیون نہ کرتے رہین

جس طرح سب مزارع دنیا — جیسے تجار اور اونکے سوا

پس شب و روز کی مدبر نے — ظلمت نور کی مقدر نے

کردیا نور ماہ کو باورہ — کہ نہ تحصیل رزق مین ہو ضرر

سارے کار ضرور کے محتاج — نرہین اور نور کے محتاج

ہے انیس مسافران یہ نور — رات کو جاتے ہین قریب و دور

عجب رحمت شاملہ ہے کیا قدرت کاملہ ہے آفتاب و ماہتاب دونو
ایک خدا کی خلقت پھر انمین تمازت اوسمین حرارت اسکی طرف
آنکھ اوٹھانا محال دوسرا باعث سرور و درستی حال ایک کا رنگ
زرد دوسریکے آگے کافور گرد اس سے آنکھ دل سرد اوس سے
سر مین درد اوسکی ضو سے زردی چھا جاتی ہے اس کی سفیدی سے

عجب تماشا دکھاتی ہے ایک کو سونیکا ورق بنایا دوسریکے آگے
چاندیکا پتر نظروںسے گرایا اسکی کمال تمازت مین چلنا پھرنا دشوار
اوسکے نور مین ہر شخص سیر کو طیار بادشاہونکو چاندنیکا شوق ہوا اسکی
طلعت کا ذوق ہوا کروڑون کا اسراف کیا تھوڑیسی دیر مین خزانہ
ملو صاف کیا ایسی عجیب چیز کیونکر بے بنائے پیدا ہوئی عدم سے
موجود مین ہویدا ہوئی ضرور اسکا خالق کتنا لطیف وخبیر ہے بیشک بڑا
قدیر ہے نہ کوئی اوس کا ہم پلہ ہے نہ نظیر اور دیگر عجائب آیندہ عیان
ہونگی شرح ما اعجب ما دبر مین بیان ہونگے یہی مقصود امام
علیہ السلام ہے منظور ثبوت وجود معبود لاکلام ہے **قولہ**
وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ اور اہانت کی تیری خدمت
لینے مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے **امتہان**
افتعال ہے مہن مہنا اور معنے اسکے خدمت کرنیکے ہین اور بعض نے
کہا اسکے معنی ذلت دینے کے خدمت کرنے مین **دفع دخل مقدر**
اسمقام پر ایک شبہہ ہوسکتا ہے اور تقریر اوسکی یہ ہے کہ حالت
نقصان نور مین تو البتہ اہانت ہوسکتی ہے لیکن زیادتی نور مین

دفع دخل

جواب شبہ مذکورہ

اہانت کیونکر ہو سکے گی **جواب** اسکا یہ ہے کہ اہانت سے اہانت
مجموع زیادتی و نقصان مراد ہو اس اعتبار سے کہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا
ایک حال سے دوسری حالت پر ہو جانا اور ایک شکل سے دوسری
شکل مین آنا بہ نسبت اوس چیز کے کہ جو اپنی حالت پر ہمیشہ ایکطرح پر رہے
ضرور رتبہ اور منزلت مین کم ہو گی **مثال** ایک بادشاہ کے
دو وزیر ہین ایک اپنے عہدہ پر ہمیشہ برقرار ہے دوسریکو تنزل و اضطرار
ہے کبھی معزول کیا جاتا ہے اور کبھی وہی مقام پاتا ہے پس ضرور
ان دونومین دوسرا ذلیل ہو گا اور پہلا جلیل ہو گا **قولہ**
والطلوع والافول اور اہانت کی تیرے ساتھ نکلنے اور چھپ جانیکے
**افول** غائب ہونیکو کہتے ہین جناب باری سورہ انعام مین حکایۃ
عن قول ابراہیم فرماتا ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ رَاٰی کَوْکَبًا
قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ یعنی جب
چھپا لیا پردہ شب نے دیکھا ابراہیم نے ایک ستارہ کہا یہ میرا خدا ہے
اور جب غائب ہو گیا کہا مین نہین دوست رکھتا غائب ہونیوالیکو
فلما رای القمر بازغۃ قال ھذا ربی فلما افل قال لان لم

یہد نی ربی لاکونن من القوم الضآلین یعنی پس جب دیکھا
قمر کو روشن کہا یہ پروردگار میرا ہے پس جب چھپ گیا کہا کہ اگر ہدایت
نکرتا مجھے میرا خدا ہر آئینہ ہوتا مین قوم سے گمراہ ہونیکے اور اسیطرح جب
آفتاب نکلا تو فرمایا کہ یہ میرا خدا ہے یہ بہت بڑا ہے جب وہ بہی
غروب کر گیا کہا کہ اے قوم مین بری ہون تمہارے شرک کرنیسے
بعد اسکے رجحان کیا اپنے خدائے حقیقی کیطرف اور کہا کہ وجہت
وجہی یعنی اب مینے توجہ کی اپنے اوس پروردگار کیطرف کہ جسنے
بچھایا آسمان وزمین کو آہ پس کیا عجب کہ مراد امام علیہ السلام کے
لفظ افول سے یہی ہو اسلئے کہ عنوان بیان شبہہ بحضرت ابراہیم ہے
یعنی اونحضرت نے استدلال وجود باری تعالی پر افول شمس وقمر
ونجوم سے کیا اور حضرت نے بہی افول سے اور عنوان وطریق دلالت
قول استاد علامہ مین مذکور ہوچکا ہے من شآء البیان فلیرجع
الی مجمع البیان **قولہ** والانارۃ والکسوف
یعنی اہانت کی تیرے ساتھہ روشنی دینے کی اور گہن مین آجانیکی
اسمین بہی شبہہ مذکور ہوسکتا ہے اور جواب بہی اوسکا وہی جواب ہے

جو مذکور ہوا انارت خروج نور یا قبول نور کسوف چھپا لینا
گہن مین آنا مگر اسمین اختلاف ہی کہ سورج گہن کو کہتے ہین یا چاند گہن کو
صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین لکہتے ہین کہ کسوف شمس و قمر دونو
کے لئے مستعمل ہے اور اسیطرح خسوف لیکن اول اول مین اور
ثانی ثانی مین مشتہر ہے اور سب نے بالاتفاق روایت کی ہے کہ یہ
دونو آیات خدا سے ہین کہ بسبب اُنکے خدا خوف دلاتا ہے اپنے
بندونکو نہین منکشف ہوتے ہین یہہ دونو کسی کی موت سے اور نہ
کسی کی حیات سے آور ابن فارس اور ابن ازہرے نے کہا ہے
کہ کسوف مخصوص آفتاب کے لئے ہی اور ابن قوطیہ نے کہا ہے کہ قمر اور
شمس دونو کے لئے مستعمل ہے مگر غالب محاورہ مین خسوف ماہتاب کے
لئے ہی اور کسوف آفتاب کے واسطے اور بعضون نے کہا ہے کہ
تھوڑے گہن کو کسوف کہتے ہین اور پورے گہن کو خسوف اور
نووی نے تہذیب اللغات مین لکھا ہے کہ خسوف قمر اور خسوف
شمس آور کسوف قمر اور کسوف شمس آور انخساف قمر اور انخساف
شمس اور انکساف قمر اور انکساف شمس آور خسف قمر اور خسف

شمس اور کسف قمر اور کسف شمس یہ سب لغتین صحیح ہین اسصورت
مین کلام حضرت کا خلاف محاورۂ عرب نہین ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے
کہ جو شخص معدن فصاحت اور مخزن بلاغت ہو اوسکا کلام خلاف
محاورہ عرب ہو اور اگر ہم فرض بہی کرین کہ محاورہ مین کسوف آفتاب
کیواسطے مستعمل ہے تو یہ کہا جائیگا کہ مراد حضرت کی کسوف سے وہ ضوء ہے
کہ جو مشترک ہی درمیان شمس و قمر کے جیسا کہ قبل ہم بیان کر چکے ہین
کہ نور ماہتاب کا مشتق ہے ضوء آفتاب سے **اور ایک تاویل**
**اسکی یہ بھی** ہو سکتی ہے کہ حضرت نے کسوف سے مراد اہانت قمر
لی ہو یعنی جبکہ نور ماہتاب کا مشتق ہے آفتاب کے نور سے تو ضرور ہے
کہ حالت کسوف مین اپنا نور ماہتاب کو نہ دے سکے پس اہانت ثابت ہوگی
وھو المطلوب **اب مناسب مقام معلوم ہوتا ہے**
**کہ سبب چاند گہن کا بنا بر مذاق حکما اور بنا بر**
**شریعت غرا کے بیان کرین** پس جاننا چاہیے کہ حکما کے
نزدیک چاند گہن اوسوقت مین ہوتا ہے کہ جب قمر احدی العقدتین
پر ہو یا قریب اوسکے باین حیثیت کہ عرض اوسکا کم ہو مجموع نصف

قطر سے او سکے اور قطر مخروط سایہ زمین چھپا لی نور آفتاب کو پس
دکھائی دیگا ماہتاب اگر اوپر زمین کے ہوگا اپنی ظلمت اصلی پر
خواہ تھوڑی سی ہو خواہ تمام یعنی جب آفتاب زیر زمین ہوگا اور ماہتاب
بالاے زمین تو سایہ زمین کا جو بشکل مخروطی ہوتا ہے آسمان کیطرف
ہوگا جیسا کہ ہم مصباح النجاح ترجمۂ مفتاح الفلاح مین بیان کر چکے
ہین پس جب ماہتاب اوس مخروط کے اندر پایا جاوے گا تو گہن
ہوگا یہ بنا بر مذاق حکماے یونانی تہا اور حکماے ہند کے نزدیک
چاند گہن اوسوقت ہوتا ہے کہ جب ماہتاب اور راہ یعنی راس
ایک برج مین ہون اور قرص ماہتاب محاذی راس کے واقع ہو
**مؤلف کہتا ہے** کہ قول ہنود مردود ہے اسلئے کہ ایک
برج مین واقع ہونا ماہتاب کا راس کے ساتھہ اگرچہ محاذے ہو
سبب کسوف نہین ہو سکتا اسلئے کہ ماہتاب فلک اول پر ہے
اور راس فلک ہشتم پر پس کیونکر قرص راس کا ہماری نظر اور
ماہتاب کے درمیان مین حائل ہونا ممکن ہے کہ بسبب اپنی خلقت
اصلیہ کے غیر کو مظلم کر سکے اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے کہ جب

ماہتاب محاذات راس مین آتا ہے تو بسبب اسکے کہ محاذی ہی شے
مظلم کی قبول ظلمت کرتا ہے پھربھی خالی اشکال سے نہین اس لئے
کہ ہرگاہ قرص راس فلک ہشتم پر ہے تو بسبب دوری کے ضرور ماہتاب سے
چھوٹا ہونا چاہیئے پس اسصورت مین لازم آئیگا کہ بقدر عکس راس وسط مین
یا اطراف مین باعث ظلمت ہو وھو غیرالبدیھۃ پس ثابت ہوا
کہ یہ محاذات باعث خسوف نہین ہوسکتے فتدبّر **اب کیفیت**
**وسبب خسوف بنا بر شریعت غرا عرض کیجاتی ہے**
بحار الانوار کتاب السماء والعالم مجلد چہاردہم مین بحوالہ تفسیر علی بن
ابراہیم باسانید خود حکم بن مستیز سے اور اوسنے جناب سید الساجدین
امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اون عالیجناب
نے کہ اون آیات مین سے کہ جنہین باری تعالی نے آدمیون کے
لئے معین فرمایا ہے وہ دریا ہے کہ جسکو خلق کیا ہے حق سبحانہ تعالے
نے درمیان زمین وآسمانکے پھر ارشاد فرمایا کہ بتحقیق پروردگار
عالم نے مقدر کیا ہے جاری ہونا آفتاب اور ماہتاب اور نجوم
وکواکب کا اوسی دریا کے اندر پھر مقدر کیا ہے ان سب کو

کئی وجہ سے یہ روایت
قابل ذکر تھی اول سنداً
بھی کسیقدر نقص ہے ثانی
بن مستیز کی حال سے
مناسبت ہے ثالث
منقول جناب امام
زین العابدین سے ہے
یہی شرح دعاے الھی کا
قول نو ہجہ تھا ۱۲ منہ
عفی عنہ

فلک پر پھر موکل کیا فلک پر ایک ملک کو کہ اوسکے ساتھ
ستر ہزار ملک ہین وہ سبکے سب گردش دیتے ہین فلک کو پس
پھرتے ہین شمس و قمر اور نجوم و کواکب اپنے منازل شبانہ روز مین
پس جب کہ گناہ بندونکے زیادہ ہوتے ہین تو پروردگار عالم
چاہتا ہے کہ انکو خوف دلائے پس حکم کرتا ہے اوس ملک کو
جو فلک پر موکل ہے کہ زائل کردے اونکے مجاری سے تب وہ
فرشتہ حکم کرتا ہے اون ستر ہزار فرشتونکو جو اوسکے محکوم ہین پس وہ
فرشتے زائل کردیتے ہین سیر کو شمس و قمر وغیرہ سے پھر آفتاب اوس
دریا مین جس مین فلک پھرتا ہے جاتا رہتا ہے اور بسبب اوسکی
حرارت کے ضوء آفتاب مفقود ہوجاتی ہے اور رنگ متغیر ہوجاتا ہے
اور جب خداوند عالم کو منظور ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ اپنی بندونکو
خوف دلائے تو آفتاب غوطہ کھانے لگتا ہے اوسی دریا مین
جبتک خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندونکو خوف دلائے یہ اوس وقت
مین ہوتا ہے کہ جب زیادہ گہن ہو آفتاب کو اور بعینہ اسیطرح سے
ماہتاب کو بھی گہن ہوتا ہے پس جب ارادہ کرتا ہے پروردگار

کہ اون دونو کو اپنی حرکت اصلی پر پہیر دے تو حکم کرتا ہے اوس فرشتہ کو اور وہ پہیر دیتا ہے آفتاب اور ماہتاب کو اوسکی حرکت اصلی پر پہر پانی سے نکل کر سیر معمولی مین مشغول ہوتا ہے بعد اوسکے فرمایا کہ خوفناک نہین ہوتا اور خوف خدا نہین کرتا ان دونون حالتون مین مگر وہ کہ جو ہمارے شیعون مین سے ہی پس وہ لوگ خوف خدا کرتے ہین اور رجوع بخدا لاتے ہین بعد اسکے قول اپنے جد امجد جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نقل فرمایا اور کہا کہ اونحضرت نے فرمایا کہ زمین پانچسو برس کی راہ ہے چارسو برس کی راہ غیر آباد ہے اور سو برس کی راہ آباد ہے اور آفتاب ساٹھہ فرسخ ہے ساٹھہ فرسخ مین اور ماہتاب چالیس فرسخ ہے چالیس فرسخ مین بطن ان دونو کا روشن ہے اہل آسمان کے لئے اور پشت ان دونو کے اہل زمین کیواسطے اور کواکب مثل بڑے بڑے پہاڑونکے ہین اور خلق کیا آفتاب کو قبل ماہتاب کے **مولف عرض کرتا ہی** کہ یہ روایت بعینہ بسند مرسل فقیہ مین بہی ہے اور مختصر اسکا کافی مین ہے اگرچہ ظاہر مضمون بظاہر مشعر خدشات چند در چند ہے

سے اول باطل کرنا شمس کا اوسکے محاذی ہیسے اور یہ خلاف ہدایت ہی دوم غوطہ کہانا آفتاب کا دریا مین سوم تعداد زمین و قمر و آفتاب ۱۲

مگر ہمکو اسکی تاویل مین دست اندازی کرنا اور احتمالات وشکوک
پیدا کرنا ضروری نہین اسوجہ سے کہ یہ مسئلہ اصول دین سے نہین
اور متعلق بمسائل شرعیہ نہین ومصالح وقت اور مقدار فہم
سائلین ومخاطبین سے حضرات معصومین علیہم السلام خوب واقف تھے
ہم نہین جان سکتے کہ اجمال مین کیا مصلحت تہی اور استعارہ وتشبیہ کا
کیا مفاد تہا اور یہ بہی نہین کہ سکتے کہ اس قسم کے ارشادات انحضرتکے
محکم بلا تاویل اور ماول عن الظاہر ومحل تشابہ مین نہین ہین اسلئے
کہ اکثر کلمات حضرات مین استعارات وتشبیہات ومحال تاویل
پائے گئے ہین ہمارے عقیدیکے لئے اسقدر کافی ہے کہ اصل امر سے
راسخون فی العلم آگاہ ہین یا نواہین ملہمین من جانب اللہ علاوہ
برآن کیونکر ہوسکتا ہے کہ بمقابلہ قول آئمہ معصومین قول حکما کیطرف
رجوع کیجائے لانّ ائمتنا ملہمون من اللّٰہ خالق لاشیآءِ
ومبدعہا وھؤلاءِ المسمون بالحکمآءِ یقولون
بتوھمأتھم الفاسدۃ وعقولھم الکاسدۃ فاین
الحکماء واین العالمون باسرار المخلوقات من خالقہا

و مبدعها فکیف بذلک **حکایت** مجلسی رحمۃ اللہ

کتاب بحار الانوار مجلد سماء و العالم مین تحریر فرماتے ہین کہ بعض
متفلسفین مدعی اسلام نے اس روایت کی تاویل اسطور پر کی ہے
کہ مراد بحر سے ظل قمر ہے وغیر ذلک و را وسے بفخر و مباہات بیان کیا
اوس مقام پر ایک شخص براہمہ ہند سے بیٹھا ہوا تھا اگرچہ ہندو
اور بت پرست تھا مگر عجب کلام لطیف او رحق بات کہی کہ یہ
تاویل تمہاری دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ موافق مقصود امام
کی ہے یا مخالف اگر مخالف ہی تو تو نے بڑی مخالفت کی شارع کے
اور بہتان کیا اون پر اور معصوم کی مخالف مقصود کہا اور
اگر یہ موافق ہے تو ضرور ہی اونحضرت کا اظہار امر اصلی نہ کرنا
کوئی سبب رکھتا ہی ہو اور مصلحت پوشیدہ ہو پس تو بھی تو نے
مخالفت کی اونکی مقصود کی شاید اونکو عامہ خلق سے چھپانا
مقصود ہوا اور تو نے ظاہر کر دیا اور اوسے بہر طور تیری جسارت
قول معصوم پر ظاہر ہو گئی اگرچہ قائل بعض ہنود مردود ہی مگر عجب
کلام متین ہے **تذنیب یلتذ بہ اللبیب**

مخالفت ظہور قائم علیہ السلام

شیخ مفید ارشاد مین ارشاد مفید فرماتے ہین کہ فضل بن شاذان نے
احمد بن محمد سے اوس نے ثعلبہ بن یزدی سے روایت کی ہے
کہ فرمایا امام ابوجعفر علیہ السلام نے کہ دو نشانیان ہین ظہور قایم علیہ السلام
کی ایک کسوف نصف شہر رمضان مین دوسری خسوف قمر آخر
ماہ مین راوی کہتا ہے کہ مینے عرض کی کہ آیا کسوف شمس نصف
ماہ مین اور خسوف قمر آخر ماہ مین ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہم خوب
جانتے ہین اسبات کو جسے تو نے استفسار کیا بیشک یہ دو نو ایسی
علامتین ہین کہ ابتدائے ہبوط آدم سے وقوع مین نہین آئین
اور کتاب کافی مین ہے امام ابوجعفر علیہ السلام سے
بدر بن خلیل ازدی نے روایت کی ہے کہ مین حضرت کیخدمت مین
حاضر تہا حضرت نے فرمایا کہ دو علامتین ایسی ہین کہ قبل قیام
قائم علیہ السلام قائم ہونگی کہ نہین ہوئی ہین از ہبوط آدم تا ایندم
منکسف ہونا شمس کا نصف ماہ رمضان مین اور ماہتاب کا
آخر ماہ مذکور مین ایک شخص حضرت کیخدمت مین شرف اندوز تہا
عرض کی کہ آفتاب ہمیشہ آخر ماہ مین اور ماہتاب نصف ماہ مین

گہن مین آتا ہے حضرت نے فرمایا جو کچھہ تم کہتے ہو مین خوب جانتا ہون یہ دو نو ایسی علامتین ہین کہ ہبوط آدم سے تا ایندم نہین ہوئی ہین **مولف عرض کرتا ہے** کہ یہ روایت بدرمویّد بروایت عدیدہ سدیدہ ہے اور تفصیل اوسکی جلد سیزدہم بحار مین ہے بلکہ شہرت اسکی ایسی ہے کہ اگر دعوی تواتر معنوی بلکہ لفظی کیا جائے تو بعید نہو گا کما لایخفی علی البصیر الخبیر اور اکثر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آفتاب روز عاشورہ وقت شہادت ماہ فاطمہ علیہا السلام بہی گہن مین آیا تھا اور یہ ایسا گہن ہوا تہا کہ تارے دکھائی دیتے تھے اور اوسی روز ماہتاب کو بہی گہن ہوا تہا بل لو تغیر وجہ الغبراء و انشقت السماء وکانت وردۃ کالدھان کان فی حیز الامکان اور اسی طرح روز وفات حضرت ابراہیم بہی گہن ہوا تہا اور بنا بر روایت ابن بکّار دہم ربیع الاول تہی ووافقہ البیھقی **وھھنا شک تقریر الشبھۃ** ہر گاہ حکما کے نزدیک وقوع کسوف الشمس

لفظ بصیر کا (۱) خالی از لطافت نہین اس تقریر سے کہ اخبار مین نبی مجتہد کو بصیر کہتے ہین اور مقلد کو مبصر اور از بسکہ اشارہ وسعت اطلاع کیطرف ہی پس لا اس لفظ انسب ہوا ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ ۱۲

ایراد بعید وجواب ازان

عند حیلولة القمر بینها و بین نظر الناظر و کذالک خسوف القمر
عند حیلولة الارض بین القمر و الشمس معین ہے اور یہ حالت آخر ماہ
اور نصف ماہ مین ہو سکتی ہے وغیر ذالک لا یمکن پس خلاف
قیاس و عقل فرمانا حضرت کا کیونکر قابل تسلیم ہے **اقول**
جواب اسکا یہ ہے ظاہر ہے کہ فرمانا حضرت کا از ابتداے ہبوط آدم
ایسا نہین ہوا دلیل ہے عادت مستمرہ پر کما ہو عند الحکماء اور یہ بھی
معلوم ہے کہ آفتاب کا گہن مین آنا اواسط ماہ مین اور قمر کا آخر ماہ مین
بنا بر ظہور اعجاز و اظہار شرف کے ہوا تہا اور ہوگا اور معجزہ مین
خرق عادت ضرور ہے وهو تعریفہ پس خلاف عادت
ہونا اسکا باعث تکمیل تعریف معجزہ ہے نہ کہ قابل تعجب سب جتنے
معجزہ کہ از ہبوط آدم تا جناب خاتم ظہور مین آئے اور تفصیل انکی
کتب اہل کتاب مین موجود ہے یہ سب خارق عادت تہی پس
عدم ادراک کنہ ذلم باعث ثبوت معجزہ ہے نہ موجب عدم اثبات
جب بیان کسوف مین ہم یہانتک پوہنچے تو
اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر ماہ مین

گہن ہونیسے جو جو کیفیتین اور تاثیرین تمام سال مین
ظاہر ہونگے ظاہر کرین پس معلوم ہو کہ کتاب انوار نعمانیہ مین
سید نعمت اللہ جزایری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب خسوف
قمر ماہ محرم مین ہوگا تو اوس سال مین کوئی بزرگ شخص مغرب مین
مریگا اور پہاڑون پر میوے کم ہونگی اور لوگونمین کوئی امر سخت واقع ہوگا اور
مدارض بابل مین بہت ہوگا اور آوازہ موت بلند ہوگا اور کوئی
شخص سلطان پر خروج کریگا اور سلطان غالب آئیگا اور جب
خسوف ماہ صفر مین ہوگا تو بہونکا اور مرض ارض بابل مین بہت ہوگا
تا اینکہ ہر شخص کو اپنی جانکا خوف ہوگا پھر پانی بہت برسیگا اور نباتات خوب
پیدا ہونگے اور لوگونکا حال اچھا ہوگا اور پہاڑونپر میوی بہت ہون گے
اور جب ماہ ربیع الاول خسوف ہوگا تو مغرب مین جنگ و جدل
ہوگی اور لوگونکو عارضہ یرقان ہوگا شہر ماہ مین میوے بہت ہونگے
اور بقولات جبل مین کیڑے پڑجائین گے اور سیلاب سے بہت سے
مکان ویران ہوجائین گے اور جب ربیع الاخر مین
چاند گہن ہوگا تو اوس سال زیتون بہت پیدا ہوگا اور پانی

ارض بابل قریب حلہ کے ہے کربلا سے معلے نجف کو جاتے ہوئے کاروان سرا سے آگے بجرہ کرد ہانے جانب ہو زمان سابق مین یہ مقام نہایت آباد تھا مگر اب ویران ہے بریاد ہو ہوجانے بھر دی ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ یہ ارض بابل ایسی ہوئی اس زمین ہوجائیگی کہ عرب اسکو خیمہ نشانی بھی اختیار نہ کرینگے اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید مین لکھا ہے کہ جب حضرت شام کے جانب متوجہ تھی تو اس زمین بابل پہنچے اور محمد ابن حنیفہ سے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھوڑے کو بڑھا چل اس لئے کہ بابل وہ زمین ہے کہ خدا نے عذاب نازل کی بعد اسکے فرات سے عبور کرکے حضرت نے نماز عصر پڑھی ۱۲ منہ دام ظلہ

پہاڑون پر خوب برسے گا اور ارزانی ہوگی اور سال بھر نہایت مبارک رہیگا اور مغرب کیجانب بادشاہ مظفر ہوگا اور جب ماہ جمادی الاولیٰ مین خسوف ہوگا تو خون ریزے دیہات مین زیادہ ہوگی اور ایک بلائے عظیم بلاد شام مین آئیگی اور کوئی شخص سلطان پر خروج کریگا اور جب ماہ جمادی الاخریٰ مین خسوف ہوگا پانی کم برسے گا اور نینوا مین پانی کم ہوگا اور کرب بیقراری عظیم ہوگی اور بادشاہ بابل کو جانب مغرب بلائے سخت پونہچے گی اور جب ماہ رجب مین خسوف ہوگا تو جانب مغرب موت ہوگی اور بھونک ہوگی اور ارض بابل مین پانی بہت برسے گا اور درد چشم دیہات مین زیادہ ہوگا اور جبکہ شعبان مین ہوگا تو بادشاہ مارا جائیگا یا مر جائیگا اور بیٹا اوسکا جانشین ہوگا اور لوگونکی بھوک بڑھ جائیگی اور جبکہ ماہ مبارک رمضان مین ہوگا تو پہاڑونپر برد شدید ہوگا اور برف بہت گریگی اور پانی خوب برسے گا اور ارض فارس مین جانوران درندہ کی کثرت ہوگی اور شہر ماہ مین لڑکونکو موت ہوگے

اور اکثر عورتین مرجائین گی اور جب ماہ شوال مین ہوگا
تو بادشاہ اپنے اعدا پر غالب آئیگا اور لوگونمین شر زیادہ ہوگا اور
کوئی بلا نازل ہوگی اور جبکہ ماہ ذی قعدہ مین ہوگا تو بڑے
شہر مفتوح ہونگے اور گنج عظیم زمینون اور پہاڑون سے برآمد ہونگے
اور جبکہ ذی الحجہ مین خسوف ہوگا تو ایک بزرگ شخص
جانب مغرب دنیاے فانی سے رحلت کریگا اور دعواے
ملک ایک مرد فاجر کریگا سید نعمت اللہ انعمہ اللہ نے
جنات النعیم بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہین کہ یہہ وہ
علامتین ہین کہ جنہین پروردگار عالم نے اپنے نبی دانیال کو تعلیم
فرمایا تہا اور ہمنے اکثر تجربہ کیا اور نہایت صحیح و درست پایا اکثر مواقع
مین مولف رسالہ عرض کرتا ہے کہ اس روایت کو
مجلد کتاب السماء والعالم مین قصص راوندی سے اور اونہون نے
باسانید خود عبد اللہ فضیل ہاشمی سے اور اونہون نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اونحضرتؑ نے اسے
منسوب بکتاب دانیال فرمایا ہے نماز کسوف وخسوف کا

بیان کرنا بنہایت اختصار مناسب ہے وقت ادا از ابتدا تا آخر انجلا ہے اگر بعد انجلا علم تمام گہن کا حاصل ہو قضا واجب ہی والا فلا کیفیت صلوٰۃ نیت مقارن تکبیرۃ الاحرام بعد قرات حمد سورہ واحد بعد رکوع پہر قیام لفظ اللہ اکبر کہکر بعد حمد و سورہ واحد یا ایہ واحد و قنوت اسیطرح پانچ رکوع بعد سمع اللہ لمن حمدہ بعد دو سجدے پہر مثل سابق ہر دو رکوع کے بعد قنوت پس قنوت رکوع دوم و چہارم و ششم و ہشتم و دہم مین ہی پہر تشہد و سلام مستحبات بجماعت ادا کرنا نماز کا طول دینا تا انجلا یا اعادہ کرنا اگر مقدار قیام کسوف زیادہ ہو اور یہ کہ مقدار زمان رکوع مساوی ہو مقدار قرات کے اور طویل سورونکا پڑھنا مسائل متعلقہ اگر نماز کسوف اور نماز یومیہ کا وقت متحد ہو اگر مضیق نہو تو اختیار ہے جسے چاہے مقدم کرے اگر وقت کسوف متحد ہو وقت نافلہ شب سے پس نماز کسوف مقدم کرنا چاہئے اگر وقت نافلہ نہ باقی رہے تو اوسکی قضا کرے قولہ فی کل خلقک وانت لہ مطیع والی ارادۃ سریع یعنے

ان سب امور مین تو اوسکا مطیع و فرمانبردار ہے اور اوسکے
ارادہ کے بجالانے کو بسرعت طیار رہے یہ فقرہ حضرت کا معاندین
دین و ستارہ پرستان و منجمین کو کم از ذوالفقار نہین ہے ان لوگون
نے تاثیرات کواکب کے نسبت فاعلیت خود اونکی طرف کی ہے
یہ بیشک شرک ظاہر و باطل محض ہے اور لانا جملہ اسمیہ کا مشعر
سرعت انقیاد و دوام طاعت ہی اور ظرف کا مقدم لانا دو وجہونسے
ہے اول رعایت تقفیہ ثانی بلحاظ تاکید **قولہ سُبحانَہٗ**
ما اعجب ما دبّرہ فی امرک کسقدر پاکیزہ ہے وہ اور کتنا
عجب ہی وہ امر کہ جسی بانجام منی معین فرمایا ہے تیرے بابمین
کہا گیا ہے کہ سبحان اسم مصدر ہے مثل عثمانکے اور بعض نے
کہا ہے کہ مصدر ہے مثل غفران کے بہرطور معنے اسکے پاکیزہ جانا
اور پاکیزگی ہین بعض اساتین دین وار اکین شرع متین فرماتے
ہین کہ جو تنزیہ لفظ سبحان سے مستفاد ہوئی تھی تین طرح کی ہے
اوّل تنزیہ صفات ذات باری تعالی نقص امکان سے اور
یہی منبع ہر برائیونکا دوم تنزیہ صفات باری تعالے کے

داغ حدوث سے **سوم** تنزیہ افعال کے قبح وعبث سے **اقول**
اس مقام پر تنزیہات اولیین بلا تکلف مراد نہین ہو سکتین
پس ثالث متعین ہوگی **ما اعجب** صیغہ تعجب بہی
نحوین نے اتفاق کیا ہے کہ یہہ ما اسم ہے اسلئے کہ اعجب مین
ایک ضمیر ہے کہ پہرتی ہے ما کیطرف اور ضمیر نہین پہر سکتی مگر
اسم کیجانب اور اسپر بہی اکثر کا اتفاق ہے کہ یہ ما مبتدا ہے اسلئے
کہ مجرد ہے عوامل لفظیہ سے اور سیبویہ نے کہا ہے کہ جمہور بصریین
اسپر ہین کہ یہ نکرہ تامہ ہے بمعنی شے کے پس ما مبتدا ہے اور ما
بعد ما خبر ہے اور اخفش کہتا ہے کہ یہ معرفہ ناقصہ ہے بمعنی الذی
اور ما بعد صلہ ہے پس اس صورت مین خبر محذوف ہوگی وجوباً مگر
قول اول بظاہر خوب ہی اسلئے کہ اس قول مین خبر کا حذف کرنا
نہین ہوتا اور تفصیل اسکی کتب نحویہ مبسوطہ سے معلوم ہوگی اور
ریاض السالکین مین موجود ہے من شاء فلیرجع الیہ علامہ طبرسی
مجمع البیان مین تفسیر یدبر الامر من السماء الی الارض مین
زیب صفحہ فرماتے ہین کہ پروردگار عالم تدبیر فرماتا ہے کل امور کے

اور مقدر کرتا ہے موافق اپنے ارادیکے اور مشیت کے اوس چیز کو
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی جناب شیخنا الجامع للمعقول والمنقول
الجاسع للفروع والاصول رافع رایات العلوم البدر بین النجوم
حدیقہ ہلالیہ مین صفحہ کاغذ کو روشن کرتے ہین اور یون ارشاد فرماتے
ہین کہ اس مقام پر داخل کرنا مای تعجب کا دلالت کرتا ہی شدت
تعجب پر کہ بسبب دریافت وادراک اون حالات کے جنہین مدبر
عالم نے مقدر کیا ہے ماہتاب مین اور اوسکے فلک مین اپنے
لطائف حکمت و شرائف صنعت سے اوسی طرح جسکو اطلاع ہوگی
اون دقائق پر جنہین حق سبحانہ وتعالی نے اپنی مصنوعات مین خلق
فرمایا ہے کمال درجہ تعجب ہوگا اور یہ امر معلوم ہے کہ جسقدر عجائب
صنع خدا اور دقائق حکمت جل وعلا آپکو معلوم ہتے ہرگز مصالح
قمر اور نضد افلاک اور ربط عالم کون وفساد صاحبان الات
وارصاد کو نہین معلوم ہو سکتے کیف وقد علمہ الحکیم
القدیر حالانکہ جسقدر ان لوگون نے احوال و کیفیات افلاک
اور مصالح ارتباط دریافت کیا ہے وہ بہی ایسے ہین کہ جنکے دیکہنے

اور سننے سے صاحبان عقل سلیم و فہم مستقیم حیرت مین آتے ہین
اور عوام کالانعام چکراتے ہین اور بسبب عدم فہم و دریافت کرنے کے
بہت گھبراتے ہین بیساختہ ربنا ما خلقت ھذا باطلا
زبان پر لاتے بندۂ ضعیف و نحیف مہتمم تالیف
عرض کرتا ہے کہ ایک صنعت شریف ٭ و خلقت لطیف
کہ جس مین صدہا بلکہ ہزارہا بلکہ لکھوکھا بلکہ کرورہا حکمتین بھری
ہوئی ہین جسکے دیکھنے اور سننے سے عقل انسان ضعیف البنیان حیران
ہے ٭ نہایت پریشان و سرگردان ہے ٭ جب کوئی اس دریائے
ناپیداکنار مین غوطہ لگاتا ہے ٭ فوراً او بھر آتا ہی نہ تہ تک پونہچتا ہے
نہ در مقصود پاتا ہے ٭ بہتون نے اس دریا مین پاون دھرا ٭ مگر
کسیکا دامن گوہر مراد سے نہ بھرا ٭ یہ وہ دریائے مواج ہے جسکا وہ پا
ترتا ہی نہین ٭ اور یہ وہ راہ دور و دراز ہے جسکا مسافر پہونچتا ہی
نہین ٭ منزل مطلوب کالی کوسون دور ہے ٭ اس راہ کے طی کرنیکا
اور ہی دستور ہے ٭ وہ عجیب خلقت ٭ اور غریب صنعت ٭
حکیم علی الاطلاق ٭ خالق آفاق کی ماہتاب عالمتاب ہے ٭

بیان نور اور کیفیت لطف و صفائی و شفافی

جسکے دریافت کنہ وحقیقت مین آجتک فہم حضر خراب ہی کیونکر
زبان اسکی تعریف مین گویا ہو کسطرح اس مخلوق کی توصیف
وثنا ہو اگر ہر بن مو مین موئنہ پیدا ہو اور جانب جناب باریسے
طاقت بہی عطا ہو تو بہی ایک حرف اسکے مدح مین نہ ادا ہو
یکی از ہزار و دانہ از خروار زبان پر لاتا ہون سامعین کے
گوش ہوش کو مخزن اسرار بناتا ہون **اوّل** اسکی روشنی کو
غور سے دیکھنا چاہیے کہ کسقدر شفاف ہی مثل قلب مومن
کدورتونسے صاف ہی عجب روشنی اور عجب نور ہے
بجدا ہر شب کو دید شمع طور ہے اور حق تو یہ ہے کہ یہ چہرۂ
حور ہے یا ہماری نگاہونکا قصور ہے اگر اسکی سفیدی کو
ید بیضا کہون تو کب روا ہے عام کو خاص کہنا بیجا ہے
اونکا ہاتہ جلنے سے نور کا ظہور ہوا یہان آنکہونمین ٹھنڈک
ہوئی چاند آنکہونکا نور ہوا دیکہو سینہ طور سینا سے کم نہین
مثل کلیم اللہ بیہوشی کا غم نہین کنول اور گلاس کیا بات ہی
لمبٹ اور گیاس مات ہی بلکہ اسکا اور اوسکا مقابلہ خدا کے

شان ہے، اس امر مین عقل حیران ہے، یہ خلقت انسان و
وہ مخلوق خداوند جہان، یہ صغیر وہ کبیر، یہ فقیر وہ امیر، اس مین
کسافت، اوسمین لطافت، اسمین رذالت، اوسمین شرافت
یہ ذلیل وہ جلیل یہ قلیل وہ نبیل، یہ ہر وقت پایمال، اوسکے
لئے اوج کمال، کجا انگارا کجا لال، کجا کمان کجا ہلال، کجا
دانہ رمان، کجا لعل بدخشان، کجا قطرہ چشم گریان، کجا گوہر
غلطان، کہان ابرک کا ٹکڑا، کہان خورشید جہان آرا، کہان
آتش نمرود، کہان شعلہ موعود، کہان نمرود مردود، کہان خلیل
معبود، کہان خاک، کہان نور افلاک سے چہ نسبت خاک را
با عالم پاک، یہ دل تنگ، اوسکے سامنے محرومی سائل باعث
ننگ، چراغ کے نیچے اندھیرا مشہور ہے، ہر خاص و عام کو فیض
دینا اوسکا دستور ہے، بلکہ مکانین نور اوسکا خفیف ہی جتنا
چٹیل میدانین اوتنا ہے لطیف ہے

## نظم

| | |
|---|---|
| ہیچ دیدستی کہ درجای خراب | بیش از معمورہ نامد ماہتاب |

| | |
|---|---|
| پس بہر جای کہ ویران تر بود | ماہتاب آنجا درخشان تر بود |
| در بیابان چون درو دیوار نیست | لاجرم در وی بجز انوار نیست |
| کلبۂ درویش چون باشد خراب | پر بود از نور ماہ و آفتاب |
| چون بود آباد کاخ مہتران | آفتاب و ماہ کم تابد دران |

یہ اپنے نور سے فقط صاحب مکان کو سرفراز کرتا ہے؛ وہ تمام عالم کو شمع و مشعل سے بی نیاز کرتا ہے؛ یہ فقط صاحب مال کا باعث آرام؛ غربا نوازی فقرا پروری اوسکا کام دوم دیکھو جانوران وحشی اسکے اسیر الفت ہین؛ گرفتار دام محبت ہین؛ ہمہ تن سیر مین مصروف رہتے ہین؛ تمام امور معاش اونکی موقوف رہتی ہین؛ ایک عاشق مثل وامق؛ اسکی روشنی کی چکور ہے؛ ہمہ تن صرف فکر و غور ہے؛ ہر بار دلسے کہتے ہے کیونکر اسے خداوند کریم سے نے پیدا کیا؛ عدم سے موجود مین ہویدا کیا کسقدر محو قدرت ہے کہ جھوم جھوم پڑتی ہے بی خود مین کبھی سجدہ کرتی ہے کبھی اکڑتی ہے؛ کیا شان کبریائی ہے؛ کیا قدرت نمائی ہے اللہ اکبر کیا صنعت کاملہ؛ اور کیا حکمت بالغہ حکیم علیم ہے؛ جسکی فہم

بیان عشق جانوران بر نور قمر و [illegible] ایشان

وادی ادراک مین عقل عاجز و سقیم ہے **نظم سوم از مصنف**

زمین پر قدرت حق کا ظہور ہے ہر جا
ہر ایک سرو سہی نخل طور ہی ہر جا

عجیب مے رہا نتاب حقنی نجشا ہی
کہ صاحبان خرد کے لئے تماشا ہی

چمن مین غور سے جسدم نگاہ کرتے ہین
زبان گنگ سے کل واہ واہ کرتے ہین

دور وہ یہ سبزہ روش چاندنی مصفا ہے
بنایا چاند کے بستر پہ سبز مینا ہے

قریب حوض کے جا کر جو حوض سے دیکھو
عجیب صنعت معبود کا نظارہ کرو

شعاع نور سے موجین سب منبع ہین
جو حوض بیچ ہی آبی حباب اختر ہین

چہارم اسکا گھٹنا اور بڑہنا کبھی اندھیرا ہونا اور کبھی ہیئت اصلی پر آنا کبھی تمام و کمال روشن ہونا؛ کبھی اپنے نور ذاتی کو کھونا؛ کبھی بالکل نورانی ہے؛ اور کبھی گہن سے بالتمام ظلمانی ہے؛ یہ تغیر اور تبدل خالی از مصلحت نہین ہے؛ ہرگز خلاف حکمت نہین **پنجم** حکمائے نصاریٰ اپنے اپنے کتابوںمین تحریر کرتے ہین کہ چاند زمین سے دو لاکھ سینتیس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے فی الحقیقت ایک رخ مظلم ہے اور ایک رخ منور ہے یعنی اسکا نور ذاتی نہین بلکہ مشتق آفتاب سے ہی اور اسی سبب سے جب سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو اندھیر دکھاتا ہے؛

دوربینوں سے دریافت ہوا کہ قطر چاند کا دو ہزار ایکسو ساٹھ میل ہے آفتاب سے پانچہزار نوسو میل قلیل ہے **ششم** حکمائے انگلستان بذریعہ آلات رصدیہ اور قوت نظریہ اظہار کرتے ہین کہ اسکے سطح پر جو سیاہی نمودار ہے یہ سایہ کوہسار ہے سب خشک زمین ہی کوئی چشمہ آب نہین اسی سبب سے وجود ابر و سحاب نہین ہوا اسمین معلوم نہین ہوتی اور اگر ہو بھی تو ایسی ہے کہ مفہوم نہین ہوتی ہا **ہفتم** چاند ہی کی روشنی سے سیلاب ہوتا ہے دریا جوش پر آتا ہے اسلئے کہ ماہتاب زمین سے نزدیک ہی پس اوسکی کشش بھی بسبب قربت کے ٹھیک ہے جسقدر پانی اوسکے نور کے مقابل آئیگا وہ بیشک پھیل جائے گا **یہ جذر و مد ہے** اور عوام مین جوار بھاٹا نام زد ہے اور یہ کیفیت تب معلوم ہوتی ہے جب زمین درمیان آفتاب و ماہتاب کی حائل ہو اسیوجہ سے زیادتی کی ساتھہ دو بار ہوتا ہے ایک جب ماہ نو ہو دوسرے جب کامل ہو اور علاوہ اسکے کم ہوتا ہے اوسے جذر ناقص کہتے ہین **ہشتم** اسکی زیادتی نور سے زیادتی رطوبت ابدان اور اسی کے کمی سے کمی رطوبت حیوان ہے **نہم** اسی کے نور پر معلومیت

علبہ طبیعت کا مدار ہے یہی باعث تشخیص بحران بیمار ہے دہم ١٠
اسکی زیادتی سے اشجار ہرے ہو جاتے ہین اور میوہ لاتے ہین اور اسکی
کمی سے خشک ہو جاتے ہین اور مرجہاتے ہین اسی کے نور سے میوے
رطوبت پاتے ہین اور اسی کی کمی سے پک جاتے ہین حتی کہ بعض
مزاولین نے تجربہ کیا ہے اور اکثر آزمایا ہے کہ جب اسکا نور کم ہوتا ہے
تو پہل ایک قسم کی آواز سناتے ہین اور اپنی پختگی پہچنواتے ہین
یازدہم ١١ عجیب تر یہ امر ہے کہ اسکا نور جب پارچہ کتان پر
پڑے گا تو فوراً اوسے مثل قلب درد رسیدہ چاک کریگا دوازدہم
وغیر ذلک العجائب اللطائف والغرائب الشرائف
کثیر لا یحصیہ الا اللہ العلیم الخبیر **قولہ** والطف
ما صنع فی شأنک کیا خوب ہی اور کسقدر لطیف ہی وہ کیا
اوسنے مناسب تیری شانکے **لطف** اسمقام پر عبارت ہے
وقت سے اون مصالح کی جنہین باری تعالی نے ماہتاب مین
مقرر کیا ہے **قولہ** جعلک مفتاح شہرٍ حادثٍ
لامرٍ حادثٍ یعنی گردانا تجھکو کلید ماہ نو بسبب امر نو کے

حضرت [illegible] جب مین چار دہم ماہ ذی قعدہ ۹۹ھ مین جہاز پر سوار ہوا اور بحر ہند کے قبہ اعظم مین پہنچا دیکہا کہ بعد غروب آفتاب جانب ماہتاب جانب مشرق سے ایک سرخی نمایان ہوئی گمان ہوا کہ کنارہ پر کہین آتش [illegible] ہے [illegible] افروزان ہوئی [illegible] وہ سرخی کم ہوتی جاتی تہی اور سفیدی اوبہرتی آتی تہی یہانتک کہ کنارہ ماہتاب کا نظر آیا اور قرص قمر نے اپنا جلوہ دکہایا [illegible] جب تک تمام قرص [illegible] زمین سے نہین [illegible] جون جون بلند ہوتا جاتا تہا [illegible] جانب کم ہوتی جاتی تہی [illegible]

شہر اون ایام کو کہتے ہین جو درمیان دو ہلال کے ہون
بعض کہتے ہین یہ معرب ہی بعض کہتے ہین عربی ہے ماخوذ شہرت ہی
اور بعض کے نزدیک ہلال کو کہتے ہین اور بعض کے نزدیک قمر کو
اسی بنا پر بعض علما نے آیہ وَمَن شَہِدَ مِنکُمُ الشَّہرَ فَلیَصُمہُ
سے مراد ہلال لی ہی اور اوس آیہ کو وجوب رویت ہلال مین پیش
کیا ہے حالانکہ شہر سے متبادر ہونا ہلال کا خلاف شہرت لغویہ ہے
علاوہ تاویل لفظ شہد بمعنی نظر کے ولا یخفی ما فی ھذا التاویل
من التوجیہ العلیل جیسا کہ ہم مسئلہ اولی مین بیان کر چکے ہین
اور ظاہر ہے کہ تشبیہ شہر کے خانہ مقفل سے دی ہے اور بعد
اوسکے بیان کیا مشبہ بہ کو بطریق استعارہ بالکنایہ اور پھر ثابت کیا
اوسکے لئے مفتاح بطریق استعارہ تخیلیہ اور تشبیہ دینا مفتاح باب
شہر علم کا ہلال کو مفتاح سے خالی از کمال لطافت و صنائع بلاغت
و براعت نہین اور کلید اوسکی اذہان ذکیہ کے ہاتھ ہین فتدبر
لعلک تلھم بعضھا فان وقفت علی باب من ابوابھا
کفاک فخرا حدوث باب قعد یقعد سے اوس چیز کو کہتے ہین

منفذ شہر سے مراد ہلال ہی

کہ ایک مرتبہ سے دوسری مرتبہ ہو اور لام کا مرکا تعلیلیہ ہے متعلق بحادث
اول اور جعل کا بہی متعلق ہو سکتا ہے اور نکرہ لانا امر کا واسطے اظہار
ابہام اور عدم تعلیق کے ہے **قولہٗ** فاسئل اللہ ربی
وربك وخالقی وخالقك ومقدری ومقدرك
ومصوری ومصورك پس سوال کرتا ہون مین خداوند کریم سے
کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تیرا اور میرا خالق ہے اور تیرا خالق ہے
اور میرا مقدر کرنیوالا ہے اور تیرا مقدر کرنیوالا ہے اور میری صورت
بنانیوالا اور تیری صورت بنانیوالا ہے **قولہ** ان یصلی
علی محمد وال محمد یہ کہ درود بھیجے محمد وال محمد پر ابتدا کرنا
حضرت کا صلوات سے قبل ذکر دعوات کے بنابر اظہار جلالت
صلوات کے ہے اور تعلیم ہے اس امر کی کہ اپنے حوائج دنیا و دین پر
مقدم کرنا چاہئے صلوات کو جیسا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا ہے کہ ایک شخص مسجد رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم مین
آیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر درگاہ خدا مین دعا کی فرمایا جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ عجلت مین ڈالا اس شخص نے اپنے پروردگار کو

بعد اوسکے دوسرا شخص آیا اور اوسنے بھی دو رکعت نماز ادا کی اور بعد ثنائے خدا درود بھیجا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ پر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ہان سوال کر خداوند کریم سے کہ بیشک تجھے عطا کریگا اور اونہین حضرت سے منقول ہے کہ کتاب علی علیہ السّلام مین ہے کہ ثنائے پروردگار اور درود رسول مختار قبل دعا کے لازم ہے اور ثقۃ الاسلام نے کافی مین باسناد خود امام ابوعبد اللہ جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ دعا محجوب رہتی ہے جبتک درود محمد اور آل محمد پر نہین بھیجا جاتا اور اونہین حضرت نے فرمایا کہ جس شخص نے دعا کی اور درود نہ بھیجا دعا قبول نہوگی انکشاف اکثر علمائے اعلام ومحدثین فخام نے لم نہ قبول ہونے دعا کے بغیر درود نبی کے یہ بیان فرمائی ہے اوّل یہ کہ نبی اور آل اور اونکی وسائط درمیان حق سبحانہ وتعالیٰ کے اور اوسکے بندونکے ہین کہ انکے واسطہ سی قضائے حوائج اور انجاح مطالب اونکا ہوتا ہے اور یہ حضرات ابواب معرفت پروردگار مین پس بغیر اسکے کہ درگاہ خدا مین انکے واسطے سے

دعا بغیر درود مقبول نہین ہوتی اسکی وجہ

دعا مانگے جاے چارہ نہین **مثال** جب کسی رعیت کو کوئے
سوال کسی بادشاہ سے کرنا ہو تو بغیر اسکے کہ اوسکے اراکین دولت کے
ذریعہ سے اپنی التماس کو گوش سلطان تک پونچاے چارہ نہین ہوتا
**ثانی** جب کوئی بندہ صلوٰۃ کو ملا دیگا اپنی دعا سے تو یہ مجموع
عرض کیا جائیگا درگاہ حق تعالی مین اور معلوم ہے کہ صلوات
بسبب بزرگی اون حضرت کے بارگاہ اقدس جناب باری
سے پھر نہین سکتی پس اسکی دعا بہی نہ پھریگی اسلئے کہ خداوند کریم
بڑا عادل ہے ایسا نہین ہوسکتا کہ دو چیزین جو آپس مین ملی ہوئے
ہون اونمین سے ایک کو قبول کرے اور دوسرے کو نہ قبول کرے
اسلئے کہ جب اپنے بندونکو تبعیض وصفقہ سے منع فرمائے تو کب
ہوسکتا ہے کہ خود اوسی فعل کو اختیار کرے پس اب قبول ہونا
دعا کا لابد ہوا **وهو المطلوب** اور نہج البلاغہ مین قول جناب
امیر المومنین علیہ السلام نقل فرمایا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جب تجھکو
کوئی حاجت ہو خدا سے پس ابتدا کر صلوات سے اوپر نبی کے
بعد اسکے سوال کر اپنی حاجت کا اس لئے کہ خدا بزرگ ہے

اس سے کہ کسیکی دو حاجتین ہون او نمین سے ایک پوری کرے اور
ایک کو رہنے دے **اور ثواب صلوات کا** بلا حد وعد ہے
ثقہ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی نے باسانید خود امام صامت
وناطق جناب جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا
اون عالیجناب نے جب کوئی ذکر کرے تو کثرت کر درود مین اسلیئے کہ جو شخص
اونحضرت پر درود بھیجتا ہے ایک مرتبہ تو پروردگار ہزار مرتبہ درود
بھیجتا ہے اوپر ہزار صف ملائکہ کے ساتھہ اور کوئی چیز مخلوقات خدا سے
باقی نہین رہتی کہ بسبب درود بھیجنے ملک علام اور ملائکہ کرام کے
اوس بندہ پر درود نہ بھیجے پس جو شخص کمی کرے درود بھیجنے مین
پس جاہل مغرور ہے اور بہ تحقیق پناہ مانگی اوس سے پروردگار نے اور
رسول مختار نے اور آل اطہار نے **اور دوسری** روایت مین
اونھین حضرت سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جو شخص درود بھیجے مجھپر درود بھیجتے ہین اوسپر ملائکہ پس
جو چاہے تقلیل کرے اور جو چاہے کثرت کرے **مولف**
**عرض کرتا ہے** اکثر اخبار وآثار سے واضح وآشکار ہوتا ہے

کہ جسوقت حضرت کا نام مبارک زبان پر آئے تو ضرور درود وصلوات
بھیجنا چاہئے حتی کہ اکثر فقہا ومحدثین نے عند ذکر النبی درود بھیجنا واجب
جانا ہے اور متمسک اس جماعت کا آیہ وافی ہدایہ اِنَّ اللّٰہَ وملائکتہٗ
یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلو علیہ وسلّموا
تسلیما اور آیہ وَلَا تجعلوا دعاءَ الرسول کدعاءِ بعضکم
بعضًا اور چند حدیثین ہین مثل نبو یکے کہ جو شخص میرا ذکر سنے اور
درود نہ بھیجے تو پروردگار اوسے آتش جہنم مین ڈالیگا اور دور کریگا
اپنی رحمت سے اور مثل اوس روایت کے کہ سوال کیا ایک شخص نے
اونہین حضرت سے معنی اِنَّ اللّٰہ الخ کا فرمایا کہ یہ علم مکنون ہے اور
اگر تم مجھہ سے سوال نکرتے تو ہرگز تمہین نہ بتاتا حق سبحانہ وتعالی نے
دو فرشتہ میرے واسطے معین فرمائے ہین کہ جب کسی مرد مسلم کے
سامنے میرا ذکر ہوتا ہے اور وہ درود بھیجتا ہے مجھپر تو وہ دونو ملک
اوسکے لئے طلب مغفرت کرتے ہین خدا سے اور خود ذات جناب اقدس
آلہی آمین کہتی ہے اور اسی طرح جسکے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر
درود نہ بھیجے تو وہ دونو فرشتے کہتے ہین کہ خدا تجھے نہ بخشے گا اور ذات

باری اور ملائکہ آمین کہتے ہین وغیر تلك الروایات مگر انصاف
یہ ہے کہ ثبوت وجوب ہر ذکر کی وقت اس قسم کے روایات سے
محل اشکال ہے اور جواب ان سب آیات مستدلہ اور روایات مستندہ کا
مع اپنے دلایل عدم ثبوت وجوب بہت بسط وتفصیل کے ساتھ
سات مقامونکے ذیل مین مصباح النجاح ترجمہ مفتاح الفلاح مین
ہم بیان کر چکے ہین وقد استوفینا فیہ الکلام، واخذنا
فیہ بمجامع ھذا المقام، بعون اللہ المفضل المنعام،
فھو مقضی المقر ومنجح المرام، ومسکن لھبات الافھام،
قولہ وان تجعلک ھلال برکۃ لا تمحقھا
الایام اور سوال کرتا ہون مین اس امر کا کہ گردانی خدا تجھکو
ہلال برکت کا کہ نہ مٹا سکے اوسے نحوست ایام برکت زیادتے
اور نمو، خیر کو کہتے ہین اور برکت بمعنی کثرت رزق بھی اسی مقام سے
مستعمل ہے محق بسکون اوسط زوال ونقصان برکت ہے
اور بعض نے کہا ہے محق ایک چیز کی بالکل معدوم ہوجانیکو کہ جسکا
اثر بھی باقی نرہے کہتے ہین انہین معنونمین ہے قول باری تعالی

ویمحق اللہ الربٰی ویربی الصدقات اور محاق ہلال بضم وبکسر
اول اون تین روزونکو کہتے ہین کہ جب ماہتاب اور آفتاب ایک برج
مین جمع ہوتے ہین اور بسبب اوسکے تیزی نور کی اسکا نور نہین معلوم
ہوتا پس اس صورت مین اس لفظ کا استعمال نہایت فصیح وبلیغ ہے
**اور ایام** جمع یوم ہے پس بقاعدہ صرف واو کو یا سے بدل کے
ایک کو دوسرے مین ادغام کیا اکثر مفسرین نے تفسیر خلق الارض
فی یومین او اربعۃ ایام مین کہا ہے کہ مراد یوم سے موافق
اصطلاح حکما کے چار وقت ہین اور نیز بنا بر معروف طلوع فجر سے
تا غروب بلکہ اکثر یوم کا اطلاق شب و روز پر کرتے ہین جیسا کہ محاورۂ
اہل ہیئت مین ہے اور ذکرھم بایام اللہ کے تفسیر مین لکھا ہے کہ
مراد ایام سے نعمات خدا ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے
وہ نعمتین ہین کہ جنکا انتقام لیا ہے خدا نے امم سابقہ سے پس اسصورت مین
مراد ایام سے کنایۃ عذاب خدا ہے کہ جو امم سابقہ پر نازل ہوا پس
مراد حضرت کی بنا بر اس تفسیر کے معلوم ہوتی ہے کہ خداوندا ایسا مبارک
کر اس مہینے کو کہ نہ مٹا سکے عذاب تیرا اور کبھی ایام کی اضافت طرف

سعد اور نحس کے ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مین وارد ہے یوم نحس
مستمر اور کبھی مضاف الیہ کو محذوف کرتے ہین اور فقط ایام سے
بحسب اقتضائے محل معنی ایام سعد یا نحس مراد لیتے ہین پس مراد یہ ہوگے
نحوست ایام نہ مٹا سکے اوسکو اور موید اسکے فقرہ مابعد ہے ھلال
سَعْدٍ لانحس فیہ **قولہ** وطہارۃ لاتدنسہا
الاثام اور سوال کرتا ہون کہ گردانے تمکو ماہ طہارت کہ جسے گندہ
نکرسکے لوث گناہ طہارت کے معنی پاکیزگے اور لطافت کے ہین
اور انھین معنو نمین طہارات شرعیہ بھی ہین **دنس** چرک آلود کو
کہتے ہین پس مقصود حضرت کا یہ ہوگا کہ ماہ تو ایسا پاک و پاکیزہ
صاف و شفاف ہو کہ گناہ کا اوس مین دہبہ نہ لگ سکے اور اسے
مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ مقصود امام کا طہارت سے پاک کرنا
اعضا کا افعال شنیعہ سے اور نفس کا اخلاق سیئہ سے ہے بلکہ
ممکن ہے کہ اس فقرہ سے مراد ہر امر ہو کہ جو مانع ہو رجوع بحق سے
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد اس سے طہارت قلب ہو اس لئے
کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب انسان کوئی معصیت کرتا ہے

تو اوسکے قلب پر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور جب تک توبہ نہین
کرتا وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے تا اینکہ تمام قلب کو گھیر لیتی ہے ایسی
صورت مین قلب منقلب ہوجاتا ہے اور ایسے ہی قلب کو وعظ
اثر نہین کرتی **مثال** جسطرح آئینہ صاف پر تراکم بخارات سے
سیاہی آجاتی ہے جسے جھائیان کہتے ہین اور بسبب امتداد زمانہ کے
دور ہونا اوسکا دشوار ہوتا ہے اگرچہ بڑے بڑے کاملین ہی اپنا اپنا
کمال دکھائین تو بہی نہین صاف ہوسکتا بلکہ اگر سکندر اور ارسطاطالیس
بہی قبر سے تشریف لائین تو بہی کچہہ نہین ہوسکتا

خواجہ حیدر علی مرحوم

نہ چھوٹیگا چھوڑے ایسے اری قاتل نہ بن لڑکا
وفاداروںکی خونکا داغ کیا دہبہ ہی کیچڑ کا

ایسے ہی قلوب کو نصیحت اور فضیحت کچہہ بھی اثر نہین کرتی اگرچہ
کتنا ہی بڑا وسیع البیان طرح طرح کے مواعظ و نصائح سنائی مگر کیا ہوتا ہے
بلکہ اگر حضرت خضر بہی سمجھانی آئین تو بہی آپ کے کان پر جون نہ رینگیگی

ایک بہی ہم نہین سنتی ہین کہی لاکہ ہزار

اَللّٰهُمَّ احْفِظْنَا مِنْ تِلْكَ الْقُلُوْبِ الْقَاسِيَةِ پس کیا عجب
کہ اس فقرہ سے بہی حضرت کا یہی مقصود ہو کہ خداوندا سوال
کرتا ہون تجھہ سے کہ میرے قلب کو ایسا نہ کردے کہ مواعظ حسنہ
تاثیر نکرسکیں اور یہ تفصیل اسکی ہم موعظ باقریہ مین لکھ چکے ہین حاجت
تکرار کی نہین **قولہٗ** هلال امن من الآفات وسلامة
من السیئات ایسا ہلال کہ امن ہو آفتون سے اور سلامتی ہو
گناہون سے یعنی سوال کرتا ہون اپنے خدا سے کہ مجھے آفات دہریہ
اور سیئات قلبیہ سے محفوظ رکھے اور اگر آفات سے بہی آفات قلبیہ
مراد ہون تو بعید نہین مخفی نرہے کہ ان فقرات مین ہلال
بمعنی شہر مستعمل ہوا ہے اور مراد اسسے تمام ماہ ہے نہ کہ ہلال
معروف اور یہ استعمال لغت ہے کما اشرنا الیہ **قولہٗ** هلال
سعد لا نحس فیه ویمن لا نكد معه اور ایسا ہلال نیک
کہ نہو اوسمین نحوست اور مبارک کہ نہو اوسمین بدی **سعد**
نیکی کو کہتے ہین اور انھین معنو مین ہے قول جناب باری تعالے
اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ

**نکد** ضد ہے یمن و برکت کی **قولہ** **ویسرًا** یماذجہ عسر وخیرا لایشوبہٗ شر اور ایسا ہلال فراخ کرنیوالی اوسمین تنگی اور ایسا نیک کہ نہ ملے اوسکو بدی **یسر** بضمتین بھی آیا ہے اور بسکون ثانی ہے والثانی مشہود باب تعب تعیب سے اور معنی اسکے سہولت اور کشادگی کے ہین اور ضد اسکی عسر ہے جیسا کہ جناب باری تعالی فرماتا ہے ان مع العسر یسرا **شوب** ملنا ایک چیز کا دوسرے مین اسطرح کہ ہمرنگ ہو جائے جیسا پانی دودھ مین **قولہ** ہلال امنٍ وایمان وسلامۃٍ واسلام ونعمۃٍ واحسان ہلال امن کا اور ایمانکا اور سلامتی کا اور اسلام کا اور نعمت کا اور احسان کا **احسان** کے دو معنی مستعمل ہین **اول** یہ کہ غیر پر انعام واحسان کرے **دوسرے** یہ کہ کسی کے فعل خواہ علم وعمل کا استحسان کرے اور انھین معنونمین فرمایا ہے امام علیہ السلام نے کہ احسان اوسے کہتے ہین کہ عبادت کرے تو خدا کی اسطور پر کہ گویا تو اوسے دیکھتا ہو اور اگر ایسا ممکن نہو تو اسطرح سے عبادت کر کہ خدا تجھی دیکھتا ہے

اور ایمان اور سلامت اور اسلام سب قریب المعنی ہین **قولہ**
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خداوندا درود بھیج محمد
وآل محمد پر شرح اسکی سابق مین گذرچکی حاجت تکرار کی نہین **قولہ**
وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰی مَنْ طَلَعَ عَلَیْہِ اور گردان توہمکو خوشنودتر
اون لوگونمین سے کہ جن پر یہ ہلال طالع ہوا ہو **مِن** اول بکسر
میم حرف جار ہی اور من ثانی بفتح میم اسم موصول ہے اور **طلع**
کے معنی لغت مین دور سے دکھائی دینے کے ہین اور اصطلاح مین
خروج شعاع کو کہتے ہین **قولہ** وَاَزْکٰی مَنْ نَظَرَ اِلَیْہِ
اور پاکیزہ تر اون لوگونمین جنہون نے نظر کی ہو اوسکی طرف
**زکاوۃ** بزاے معجمہ معنی پاکیزگی وطہارت ولطافت ونظافت
کے ہے **نظر** صاحب فقہ اللغۃ نے لکھا ہے کہ نظر اوس
نگاہ کو کہتے ہین جو بتامل کیجائے اور جس سے مقصود اوسکی
حالات تفصیلی کا دریافت کرنا ہو اور یہی فرق ہی نظر اور بصر مین
**اقول** استعمال کرنا حضرت کا لفظ نظر کو بنا بر تحریر ثعلبی کے
یہ معنی رکھتا ہے کہ جس شخص نے نہایت غور سے چاند دیکھا ہو

اوس سے بہی پاکیزہ تر کر اس ہلال کو اور ظاہر ہے کہ جو شخص کسی چیز کو
غور سے دیکھے گا تو اوسکے نکتے اور رقائق بخوبی اوسپر واضح ہو جاینگے
اور پاکیزگی اور لطافت اوسکی ظاہر ہو جائیگی **قولہٗ** وَاَسْعَدَ
مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ اور نیک تر اون لوگونمین سے کہ جنہون نے
سعی و کوشش کی تیری عبادت مین اس مہینہ مین **تعبد**
سعی و کوشش کرنا عبادت مین اور عبادت ایک فعل اختیاری ہے
کہ مبائن ہے شہوات مدنیہ کی اور صدور اسکا نیت سے ہوتا ہے
واسطے تقرب خدا کے اور پابندی شریعت مصطفٰی کی **قولہٗ**
وَوَفِّقْنَا فِيهِ لِلتَّوْبَةِ اور توفیق دے ہمکو اس مہینہ مین توبہ کی
اور معنی توبہ کے رجوع کرنا خدا کی جانب اور مفہوم اوسکا یہ ہے کہ گناہ
کرنے سے پہر باز رہے جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا **مناسب**
**بیان کیفیت و ثواب توبہ سے** پس معلوم ہو
کہ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اونحضرت نے کہ توبہ
کرنیوالا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے کہ جس پر گناہ نہو اور
پہر اونہین حضرت نے بسلسلہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے

روایت کی ہے کہ فرمایا اونحضرت نے کہ عطر استغفار لگاؤ کہ بدبوے
گناہ نہ پھیلے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ
کہ فرمایا خدا رحمت کرے اوس شخص پر کہ جو توبہ کرے طرف درگاہ خدا کے
قبل اپنی موت کے پس تحقیق کہ توبہ پاک کردیتی ہے چرک گناہ کو
اور بچالیتی ہے ہلاکت سے فرض کیا ہے خدا نے اپنے نفس پر
رحمت کو پس تحقیق جو شخص عمل کرے تم مین سے برائیکا بسبب اپنی
جہالت کے پھر توبہ کرے بعد اوسکے عمل صالح کرے پس تحقیق
کہ خدا غفور الرحیم ہے اور جو شخص کہ برا فعل کرے یا ظلم کرے اپنے
نفس پر پھر استغفار کرے پائیگا خدا کو غفور الرحیم اور امام جعفر صادق
علیہ السلام سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی نہین چاہتا ہے
خدا بندو ں سے مگر دو خصلتونکو ایک یہ کہ اقرار کرین اوسکی نعمت کا
پس زیادہ کرے اپنی نعمت کو دوسرے یہ کہ اقرار گناہ کرین اور
خدا بخشدے اونکے گناہ کو اور منقول ہے کہ ایک شخص نے
جناب امیر المومنین علیہ السلام کے حضور استغفار کیا حضرت نے
فرمایا تیری مان تیرے غم مین روئے جانتا ہی تو کہ استغفار کسی کہتی ہین

استغفار ایک درجہ ہے علیین کا اور اسکے چھہ معنی ہین اوّل یہ کہ
ندامت ہو فعل ماضی پر دوسرے یہ کہ عزم ہو ترک کا اوس فعل کے
اور یہ ارادہ ہو کہ پھر کبھی اوس فعل کو نکرونگا تیسرے یہ کہ مخلوقین
کے حقوق کو ادا کرے تا اینکہ ملاقات کرے خدا سے اور اوسپر کسیکا
حق نہو چوتھے یہ کہ قضا کرے اوس واجب کی کہ جسے ضائع کیا ہو
تا کہ اوسکے حق سے سبکبار ہوجاے پانچوین یہ کہ گھلاے تو
اپنے اوس گوشت کو کثرت حزن والم سے جو حالت معصیت خدا مین
جمع ہوا تھا تا اینکہ جلد تیری ہڈی سے ملجاے چھٹے یہ کہ ذائقہ
چکھاے جسم کو الم طاعت کا جیسا کہ ذائقہ چکھایا تو نے اوسکو
حلاوت معصیت کا تب استغفر اللہ کہنا زیبا ہے اور نہونے
مین ہے کہ وہ شخص تائب نہین ہے کہ جس پر اثر توبہ ظاہر نہو
راضی کرے خصما کو اور اعادہ کرے نمازون کا اور تواضع کرے
درمیان خلق کے اور بچاے اپنے نفس کو شہوات سے اور دبلا کرے
اپنے بدن کو بسبب روزہ رونے کے اور زرد کرے اپنے رنگ کو
بسبب قیام شب کے اور کم کردے اپنے پیٹ کو بسبب قلت

اکل سے اور کمان کردے اپنی پشت کو بسبب خوف جہنم سے اور
گھلادے اپنے بدنونکو شوق جنت مین اور ملائم کردے اپنی قلب کو
خوف ملک الموت مین اور ڈھیلا کردے اپنے بدن کو اجل کے
فکر سے پس یہ اثر توبہ ہے اور جب تم دیکھو کسی بندیکو اس صورت میں
تو جانو کہ یہ شخص توبہ کرنیوالا ہے اور نصیحت کرنیوالا ہے اپنی نفس کے
جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سی فرمایا
جانتے ہو کہ تائب کون شخص ہے سب نے عرض کی نہیں فرمایا اگر توبہ
کرے کوئی بندہ اور نہ راضی کرے اپنے مخاصمین کو وہ تائب نہیں ہے
اور جو شخص توبہ کرے اور نہ متغیر کرے اپنے لباس کو وہ تائب نہیں ہے
اور جو شخص کہ توبہ کرے اور نہ بدلدے اپنے رفقا کو وہ تائب نہیں ہے
اور جو شخص کہ توبہ کرے اور نہ بدلدے جائے نشست کو اور طعام کو
وہ تائب نہیں ہے اور جو شخص کہ توبہ کرے اور نہ بدلے اپنی فرش
خواب کو وہ تائب نہیں اور جو شخص کہ توبہ کرے اور نہ متغیر کردے
اپنے خلق اور ہیئت کو پس وہ تائب نہیں اور جو شخص کہ توبہ کرے
اور نہ کھلے قلب اوسکا اور نہ دراز ہو ہاتھ اوسکا پس وہ تائب نہیں ہے

اور جو شخص کہ توبہ کرے اور نہ کم کردے اپنی امیدونکو پس وہ تائب
نہین اور جو شخص کہ توبہ کرے اور قوت اوسکی کم نہ ہوجائے پس
وہ تائب نہین ہے جس شخص مین یہہ سب صفتین پائی جائین وہ تائب ہے
**مولف عرض کرتا ہے** جمہور متکلمین کے نزدیک یہ شروط
کمال توبہ کے ہین اور اسمین شک نہین کہ جو شخص اسطرح پر توبہ کریگا
اوسکی توبہ بلاشک درگاہ خدا مین مقبول ہوگی مگر یہ خصلتین
باجمعہم عوام ناس بلکہ خواص بلکہ صالحین بلکہ عابدین بلکہ زاہدین
بلکہ علما مین پایجانا خالی تامل سے نہین اور تفصیل اس مقام کے
مابعد سے ثابت ہوگی اور عبدالرحمن بن غنم دوسی سے منقول ہے
کہ ایک روز معاذ بن جبل خدمت مین جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے روتے ہوئے حاضر ہوئے پس سلام کیا حضرت نے
جواب سلام دیا اور کہا کہ کیا باعث ہی تمہارے رونیکا معاذ نے
عرض کی کہ دروازہ پر ایک جوان رعنا خوشرو خوش رنگ
وخوبصورت اپنی جوانی پر رو رہا ہے جسطرح کوئی عورت اپنے
جوان بیٹے پر روتی ہے اور آپکے پاس ارادہ آنیکا رکھتا ہی حضرت نے

فرمایا اچھا لے آؤ معاذ اوس جوان کو لے آئے اوسنے حضرت پر سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا پوچھا کیا باعث ہی تیرے رونیکا اوسنے عرض کی کیونکر نہ روؤنین حالانکہ مینے ایسا گناہ کیا ہی کہ اگر خدا مجھہ سے اوس گناہ کا تھوڑا مواخذا کرے گا تو بیشک مجھکو داخل جہنم کریگا اور مجھکو امید نہین ہے مگر اسبات کی کہ عنقریب پروردگار عالم مجھہ سے مواخذا کریگا اور کبھی نہ بخشے گا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تونے شرک کیا ہے اوسنے عرض کی کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا سے کہ شرک کروںین پھر حضرتنے فرمایا کہ کیا تونے قتل کیا ہے اوس نفس کو جسے حرام کیا ہی خدانے عرض کی کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ بخشدیگا خدا تیرے گناہونکو اگرچہ مثل بڑے بڑے پہاڑونکے ہون اوسنے عرض کی کہ میرا گناہ اسسی بہی زیادہ ہے حضرت نے فرمایا بخشدیگا پروردگار تیرے گناہونکو اگرچہ گناہ تیرے مثل ساتون زمینون کے اور آب و سراب و انہار و اشجار کے اور جوکچہہ کہ دنیا مین ہے اوسنے عرض کی میرا گناہ ساتون زمینون اور آب و سراب و انہار و اشجار سے بہی زیادہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ بخشدیگا خدا تیرے گناہونکو اگرچہ مثل سموات
اور نجوم سموات اور مثل عرش و کرسی کے ہون اوسنے عرض کی کہ میرے
گناہ اسی زیادہ ہین تب حضرت نے بنگاہ قہر اوسکی جانب دیکھا
اور فرمایا کہ اے شخص تیرے گناہ بڑے ہین یا تیرا پروردگار یہہ کلمہ
سنتی ہے تمام بدن اوسکا کانپنی لگا اور رنگ چہریکا متغیر ہوگیا
وہ گل سار خسار اپنا خاک پر رکہدیا اور بلک بلک کر روتا تہا
اور کہتا تہا سُبحَانَ اللّٰہ لاشئ اکبر منک انت
الاکبر مِن کل شئ پاکیزہ ہے خدا نہین ہے کوئی چیز بزرگ تجہہ سے
تو سب سے بزرگ ہی تب حضرت نے فرمایا کہ اے شخص اس گناہ
عظیم کو سوائے خدائے عظیم کے اور کوہی بخش سکتا ہے جوان نے
کہا نہین قسم خدا کی اے رسولخدا پہر سکوت کیا اوس جوان سے
حضرت نے فرمایا کہ آخر ایک گناہ اپنے گناہونسے بیان کر اوس
جوان نے عرض کی بہت خوب بیان کرنے لگا کہ سات برس سے
قبر کہودتا تہا اور مردیکو باہر نکال کر کفن چراتا تہا اتفاقاً انصار کے
ایک لڑکی نے انتقال کیا لوگ وے تجہیز و تکفین کر کے قبر مین

رکھہ آئے اور دفن کر کے پلٹ آئے جب رات ہوئی تو مین اوسکی
قبر کے پاس گیا اور قبر کھود کر اوس نازنین کو باہر نکالا حسب دستور
کفن تو اوتار لیا اور اوسے برہنہ قریب قبر کے چھوڑ کر چلا تھوڑی
دور نگیا ہونگا کہ شیطان نے آکر اوسکے صفات اور حسن و جمال کے
تعریف شروع کی اور کہنے لگا کہ تو نہین دیکھتا کہ کسقدر یہ عورت
حسینہ و جمیلہ ہے اسکے رخساروں کے آگے گلاب کی کیا حقیقت ہے
چاند بھی ماند ہے دیکھہ سینہ کو کسقدر شفاف ہی کتنا صاف ہے
جس پر سے نظر انسان کی پھسل جائے شکم کیا ہے سونیکا پتر ہے
کسقدر ملائم ہے مخمل کی کیا حقیقت ہی دیکھہ اسکی ساق صندلیکو
کیا خوشنما اور کسقدر خوبصورت ہے بلور بھی جسکے آگے شرماتا ہے کیا
اسے نور کے سانچے مین ڈھالا ہے دیکھہ اسکے حنائی پنجون کو لعل
بدخشانی اسکے آگے مات ہی اس سنہری رنگ پر یہ سرخی کیا بھلی
لگتی ہے خلاصہ یہ کہ ایسا کچھہ حسن و کمال و خوبی و جمال اوسکا میرے
دلمین ڈالا کہ آخر نہ رہ سکا اور لوٹ ہی تو گیا اور آمادہ فعل شنیع کا
ہوا اپنے مقام سے پلٹ آیا اور اوس مردے سے مرتکب امر بد کا ہوا

جب فارغ ہو چکا تو اوس بیچاری کو تنہا اوسی طور سے لٹا کر کنارے قبر کے
چہوڑ کر چلا کہ ناگاہ ایک آواز ہیبت ناک میرے کانمین آئی سنا کہ کوئی
میرے پشت پر سے آواز دیتا ہے کہ اے جوان رعنا کیا حال ہو گا تیرا
روز قیامت کو جب مین حالت جنب مین اپنے پروردگار حضور
حساب و کتاب کو جاؤنگی اور روز قیامت مین مین اور تو ایک مقام پر
کھڑے ہونگے کتنا بڑا بیحیا ہے کہ مجھے برہنہ مردونکے لشکر مین ڈالدیا ہے
اور کوئی کپڑا ابہی میرے بدن پر نچھوڑا اور قبر سے مجھے باہر نکالکر پھینکدیا
ہے خداوند عالم تیری جوانیکو خاک مین ملائے ارے کمبخت یہہ کیا
غضب کیا تو نے روز حساب و کتاب بہی مجھی بحبس محشور کرائے گا
یقین ہے کہ مجھے جنت کی بو سونگھنا نہ ملے گی بہلول یہ کیفیت بیان
کرتا جاتا تہا اور زار زار مثل ابر نوبہار روتا جاتا تہا جب تمام حال
بیان کر چکا تو عرض کی اب کیا حکم ہے میرے حق مین حضرت نے فرمایا
کہ ہٹ جا اے فاسق میرے سامنے سے مجھے خوف آتا ہے کہ مین بہی
تیری آگ سی نہ جل جاؤن قریب ہی کہ تو آتش جہنم مین ڈالا جائے
اور کئی مرتبہ حضرت نے اس قول کی تکرار فرمائی وہ جوان سامنے سے

اوٹھ گیا اور شہر مین جا کر تھوڑا کھانا اور زاد راہ بہم پونچا کر ایک پہاڑ پر
عبادت خدا مین مصروف ہوا اور موٹے کپڑے بالونکے پہنے اور دونو
ہاتھ اپنے رسیونسے مضبوط پشت گردنسے باندھ دئے اور بہ نہایت
اضطراب و بیقراری و گریہ وزاری درگاہ خدا مین عرض کرتا تھا
کہ بارالہا یہ بندہ تیرا بہلول تیرے سامنے مشکین بندھا ہوا حاضر ہے
تو خوب میرے حال سے واقف ہے اے آقا میرے تیری درگاہ مین
توبہ کرتا ہون اور تیرے گناہ کی ندامت سی تیرے نبی کی خدمت مین
واسطے توبہ کے حاضر ہوا اور اونہون نے مجھے نکالدیا اور میرا خوف
زیادہ کر دیا اب مین سوال کرتا ہون تجھ سے کہ صدقے مین اپنے
جلال و عظمت اور بادشاہت کے مجھکو اپنی بارگاہ سے محروم
نہ پھیر مولا میرے میری التجا کو رد نکر اور اپنی رحمت سی مجھے محروم
نکر اسیطرح سے چالیس روز وہ شخص رو یا کیا اور بیقرار رہا تا اینکہ
اوسکی گریہ وزاری پر وحوش طیور روتی تھے اور چرند و پرند
سب اوسکے نالۂ جانکاہ سے بیتاب ہو جاتے تھے جب چالیس روز
تمام ہو گئے تو پھر درگاہ خدا مین التجا کی اور عرض کرنے لگا بارالہا

ابھی تک تو نے میری حاجت پوری نہین کی اگر میری دعا قبول
کی ہو اور میرا گناہ عفو کیا ہو تو وحی کر اپنے نبی کیجانب اور اگر نہ قبول
کیا ہو میری دعا کو تو نے اور نہ بخشا ہو میرے گناہ کو اور مجھے سزا دینا
منظور ہو پس بھیجدے ایک شعلہ کو کہ جلادے مجھے یا دنیا کی کوئی
ایسی سخت بلا مجھہ پر نازل کر کہ مجھے ہلاک کردے مگر روز قیامت کی
فضیحت و رسوائی سے محفوظ رکھ اب سنئے کہ حق سبحانہ و تعالے کا
دریائے رحمت جوش پر آیا اور اس جوان کی توبہ قبول ہوئی فورًا
اپنے حبیب پر یہ آیہ نازل فرمایا وَالَّذِینَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوۡ
ظَلَمُوا فاستغفروا الذنوبهم ولم یصروا علی ما فعلوا وهم
یعلمون اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات
تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ونعم اجر
العاملین یعنی جو لوگ مرتکب ہوئے کسی امر فحش کے یعنی زنا کے
اور ظلم کیا اونہون نے بسبب اوس گناہ کے جو زیادہ زنا سے اور
قبر کے کھودنے سے اور کفن کے چرانے سے ہے اور ذکر خدا کیا اونہون نے
اور توبہ کی اونہون نے اپنے گناہون سے اور آیا تمہارے پاس

اے محمد توبہ کرنے کو اور تمنے نکالدیا اور اوٹھادیا اپنے سامنے سے
اب وہ کدھر جائے اور کسکی جانب رجوع کرے اور کس سے اپنا
عفو تقصیر کرائے اور کون بخشے گا اوسکے گناہ کو سوائے میرے حالانکہ
نہین اصرار کیا اونہون نے اپنے افعال پر اور وہ جانتے ہین کہ ہم
معصیت مین تہے اب انکی جزا مغفرت اونکی پروردگار کیجانب
سے ہے اور جنتین کہ جنکے نیچے نہرین جاری ہین اور کیا خوب ہے
اجر عمل کرنیوالونکا جب یہ آیہ نازل ہوا تو جناب رسول خدا باہر
تشریف لائے اور اس آیہ کی تلاوت کرتے جاتے تہے اور مسکراتے
جاتے تہے اور اپنے اصحاب سے فرماتے تہے کون ہے ایسا جو
اوس جوانکا پتہ مجہے بتائے معاذ بن جبل کہتے ہین مینے عرض کی
کہ سنا ہے مینے کہ وہ فلان مقام پر مقیم ہے جناب رسالت مآبؐ
اوسی طرف تشریف لیچلے جب اوس پہاڑ پر پونہچے تو چڑھ گئے
چوٹی پر اور اوس پہاڑ کے جوان کو ڈھونڈتے پہرتے تھے ناگاہ دیکہا
کہ وہ جوان دو پتہرونکے درمیان مین کھڑا ہے دونو ہاتھ گردنسے
بندھے ہوئے ہین وہ پہول سا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے گویا گلاب کا

پہول سوسن بنگیا ہے وہ نرگسی آنکہین پتہرا گئی ہین اسقدر رو یا ہے
کہ آنکہونمین حلقے پڑ گئے ہین روتے روتے ہچکیان بندہ گئی ہین
بلک بلک کر کس منت وسماجت سے گڑگڑا گڑ گڑا کر درگاہ خدا مین
عرض کرتا ہے اے مولا میرے تو نے مجھے خوبصورت پیدا کیا اب
مجھے نہین معلوم کہ تو مجھے جہنم مین ڈالے گا یا اپنے جوار رحمت مین پناہ
دیگا خداوندا تو نے بڑی بڑی نعمتین مجھپر نازل کین اب نہین جانتا
کہ آخر الامر کیا ہونیوالا ہے آیا جنت کیطرف مجھے لیجائیگا یا جہنم مین
کھینچیگا خداوندا گناہ میرا زیادہ ہے آسمانونسے اور زمینون سے اور
تیری کرسی واسع اور عرش عظیم سے پس کاش تو میرے گناہ کو عفو
کرے اور روز قیامت مجھے فضیحت نکرے اسیطرحسے راز ونیاز کے
باتین کرتا جاتا تہا اور آہ سرد دل پر درد سے کھینچتا تہا اور خاک
اوڑاتا تہا اور اپنے سر تک پونہچاتا تہا اوسکی اس حالت کو دیکہکر
تمام چرند اور پرند گرد جمع تہے طیور چہائے ہوئے تھے اور اپنے
پرونکا سایہ کئے ہوئے تھے اور اوسکی ہمدردی کرتے تھے
کہ ناگاہ حضرت پونہچے سبحان اللہ کیا شفقت خدا ہے حضرت نے

اپنے دست مبارک سے اوسکی خاک جہاڑی اور دونو ہاتھہ اوسکی
کھولے اور فرمایا کہ بشارت ہو تجھے اے بہلول پھر کیا پوچھنا تھا
پھر تو پھولے نہ سماتا تھا وہ گلسا چہرہ جو خاک آلود تھا جس طرح
چودھوین رات کا چاند ابر کے ٹکڑے سے نکل آتا ہے چمکنے لگا یا سنگ سے
لعل نکلا یا صدف سے موتی یا غرفہ سے حور کا مکھڑا یا نقاب سے
حضرت یوسف کا چہرا حضرت نے فرمایا کہ خوشحال تیرا کہ خدا نے
تیری توبہ قبول فرمائی اور تجھے آتش جہنم سے آزاد کیا پھر آپنے اپنے
اصحاب کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اپنے اپنے گناہون سے اسیطرح
توبہ کرو جیسے بہلول نے توبہ کی پھر تلاوت فرمائی وہ آیت جو حق سبحانہ
وتعالی نے اوسکے باب مین نازل فرمائی تھی اور بشارت جنت دی
**مؤلف عرض کرتا ہے** ہر انسانکو لازم ہے کہ اسیطرح
تدارک اپنے گناہونکا کرے اور ایسے ہی اہتمام تام سے توبہ کرے
اور بہترین عنوان تو یہ ہے لیکن ازبسکہ رحمت حق سبحانہ وتعالی
کی بہت وسیع ہے اسلئے اوسنے فقط ندامت حقیقی اپنے گناہ پر
اور عدم فعل آیندہ کے لئے اور اقرار اوسکا درگاہ خدا مین نہایت

التجا کافی ووافی جانی جیساکہ اکثر متکلمین و محدثین نے بدلائل ساطعہ کتب طویلہ مین تفصیل اسکی لکھی ہے اور کسیقدر تفصیل سید علی خان مدنی نے روضہ ہادی والثلثون مین لکھی ہے **قوله** وَاَعْصِمْنَا فیہ مِنَ اَلْحَوبَۃ اور بچا تو ہمکو اس مہینہ بڑے گناہ سے **عِصْمَتْ** لغت مین بمعنی حفاظت ہی اور اصطلاح مین لطف جانب جناب باری سے نسبت خواص کے کہ جس مین دوسرا شریک نہین اور وہی چہاردہ معصوم علیہ السلام ہین اس مقام پر بمعنی لغوی ہے اسلئے کہ حضرت نے یہ دعا تمام مومنین کے پڑہنے کو ارقام فرمائی پس ہر شخص کیونکر محال چیز کی تمنا کر سکتا ہی

بھائی محال شی کی تمنا نہ چاہئے

اور **حوبۃ** بالفتح گناہ عظیم کو کہتے ہین **قوله** وَاَحْفَظْنَا فیہ من مباشرۃ معصیتك اور دور رکھ ہمکو متصل ہونے سے معصیت کے **قوله** واوزعنا فیہ شکر نعمتك اور بھر دے میرے قلب کو اپنے شکر نعمت سے **شکر** اور حمد مین یہ فرق ہے کہ شکر بمقابلہ نعمت ہوتا ہے اور

حمد عام ہے خواہ بمقابلہ رحمت ہو بغیر مقابلہ اور دیگر احتمالات متعلق
شکر و حمد کتب مبسوطہ مین ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے
کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو جب صبح ہوتی اور شام ہوتی تھے
تو یہ دعا پڑہتے تھے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او دین او دنیا
فمنک وحدک لا شریک لک الحمد و لک
الشکر بھا علی حتی ترضی وبعد الرضا یعنی بار الٰہا
جسنے کہ صبح کی اور شام کی میرے ساتھہ بسبب تیری نعمت کے
دین سے یا دنیا سے پس تہا تیرے جانب سے کوئی تیرا شریک نہین
تیرے ہی واسطے سزاوار ہے حمد اور تیرے ہی لئے شکر ہے بسبب
اوسی نعمت کے میرے اوپر تا اینکہ تو راضی ہو اور بعد راضی ہونیکے
تین مرتبہ صبح کو اور تین مرتبہ شام کو **مولف عرض کرتا ہے**
کہ شکر منعم عقلاً واجب ہی نہ اس سبب سے کہ شکر نکرنے پر عقاب
ہوگا اور زوال نعمت ہوگا ایسا نہین ہے بلکہ عقلاً ثابت ہے کہ اگر
کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو اوسکا شکر بجالانا ضرور ہے حتے کہ
اگر کوئی ایک تنکا کسی کے بدن پر سے اوتار لے تو اوسکے عوض مین

بنابرادائے شکر تسلیم کرنا اور اظہار امتنان کرنا ضروری ہوگا اور ترک اوسکا قبیح ہوگا نزدیک عقلا کے اور محمول بد تمیزی اور حماقت پر ہوگا ابن حاجب نے وجوب شکر مین بہت کچھہ کلام کیاہے اور جواب اوسکا جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے بنہایت ایجاز و متانت زبدۃ الاصول مین ارشاد فرمایا اس مقام پر یاد آگیا مجے ایک شعر جناب راس الادبا و صدر الفصحا الفائق علی فصاحۃ عدنان السابق فی مضمار السبق فی ہذا المیدان افضل الناس الذے ہو للمدین اساس جناب مولانا السید مفتی محمد عباس مرحوم اعلی اللہ مقامہ عن حوادث الدہر الخوان کا کہ بغیر اوسکی لکہے دل بیچین ہے فرماتے ہین

| | |
|---|---|
| اذا اطعمت کلبا بعض خبز | یظل ملازما لوصید باب |
| وعند الاشعری لشکر لغو | فہم اللہ اخبث من کلاب |

یعنی جب مین ایک روٹی کسی کتے کو دیتا ہون تو وہ ہمیشہ میرے دروازیکی چوکہٹ پر بیٹہا رہتا ہے اور اشعری کے نزدیک شکر لغو ہے پس بخدا کہ یہ لوگ کتے سے بہی بدتر ہین اور اس بحث کو زبدۃ المتکلمین اور اسوۃ المتالہین نخبۃ المحققین عمدۃ المجاہدین

فی الدین ذوالقریحۃ الوقادہ والفکرۃ النقادہ ذوالذوق التسلیم والفہم المستقیم البحر الالمعی اللوزعی الزکی بن الزکی الموفق بتائیدات صمدانی جناب والدی دام ظلہ علی روس الاقاصی والادانی نے نہایت بسط وتفصیل سے کتاب مستطاب تہذیب الفضائل وتذہیب الخصائل مین بدلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ زینت صفحہ فرمایا ہے **قولہ** وَاَلْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَۃِ اور پہنا ہمکو اس مہینہ مین لباس ساتھہ عافیت کے **جنن** جمع ہے جنہ بالفتح کی اور معنی اوسکے ستر کے ہین انہین معنونمین قول باری تعالی ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْہِ اللَّيْلُ الآیہ اور سپر کوبھی جنہ بالضم اسی سبب سے کہتے ہین **قولہ** وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّۃَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ اور تمام کر ہمپر اوس نعمت کو جس سے کامل ہوجاے طاعت تیری کہ اوسمین امتنان ہو تو بڑا منت رکھنے والا اور لائق حمد ہے **استکمال** استفعال پر بمعنی تمام کردن ہی کہا جاتا ہے استکملت الشی ای اتممتہ اور **منت** نعمت گران کو کہتے ہین لقد من اللہ علی المومنین **قولہ**

وصلی اللہ علی محمد والہ الطیبین الطاہرین اور درود بھیج
محمد پر اور آل محمد پر کہ پاک و پاکیزہ بیگناہ ہے پوشیدہ نرہے
کہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ تا بلفظ سبحانہ وہ ضمائر کہ
جو راجع ہین طرف خدا کے ضمیر غائب ہین اور بعد سبحانہ کے سب
ضمائر مخاطب ہین اور یہ اون لطائف و نکات مین سے ہے
کہ جنہین مفسرین نے اختلاف ضمائر مین سورۂ فاتحہ کے بیان کیا ہے
جو لطائف اوس مقام پر بیان کئے گئی ہین وہ سب یہان موجود ہین
قد تم بعون الملک العلام شرح دعاء الامام الھمام زین العابدین
علیہ السلام فالمناسب بالمقام ان نورد فی الختام بعض
المقامات التی تتعلق بالھلال وھو ولی الاکرام خاتمہ
اسمین کئی فصلین ہین **فصل اول** کتاب دروع الواقیہ تصنیف
سید رضی الدین علی بن طاؤس سے مستفاد ہوتا ہے کہ بائین ہاتھ پر
اپنے داہنے ہاتھ کے انگشت کوچک سے یہ اسما لکھے محمد وعلی
وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ومحمد وجعفر وموسے
وعلی ومحمد وعلی والحسن ومحمد علیہم السلام بعد اسکے

سورہ قل ہو اللہ لکھے بعد اسکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ النَّاس
اذا نظروا الی الھلال نظر بعضھم الی بعض و انی نظرت الی
اسمائک واسم نبیک و اولیائک علیھم السلام و الی کتابک
فاعطِنی کل الذی اَحَبُّ ان تعطینی مِنَ الخیرِ و اصرف
عنی کل الّذی اَحَبُّ ان تصرِفَہٗ عنی مِنَ الشّرِ و زدنی
من فضلِکَ مَا اَنْتَ اَھْلَہٗ وَلا حَولَ وَلا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور اولی یہ ہے کہ ان اسما کو ایک کاغذ پر لکھ کر ہاتہ مین لئے رہے
بعد ماہ نو دیکھنے کے اسکی طرف نگاہ کرے اور رسالہ اختیارات
مین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعض روایات معتبرہ سے
ثابت ہوتا ہے کہ ماہ رجب مین قرآن مجید دیکھے یا اپنی ہاتہ کو
اور ماہ شعبان مین بزرگون اور صالحون اور علما کے چہرونکو دیکھے
اور ماہ رمضان مین چہرہ اپنے اہل و عیال کا دیکھے اور ماہ
شوال مین فیروزہ اور آب روان دیکھے اور ماہ ذیقعدہ مین آئینہ
اور پشمینہ دیکھے اور ماہ ذی الحجہ مین روئے عقیل کو دیکھے
اور ماہ محرم مین پانی یا فیروزہ دیکھے اور ماہ صفر مین

چہرہ لڑکی کا یا اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو دیکھے اور ماہ ربیع الاول مین آب روان کو دیکھے اور ماہ ربیع الثانی آب ایستادہ دیکھے اور ماہ جمادی الاولی مین چاندی اور ماہ جمادی الثانیہ مین زمین اور آسمانکو دیکھے اور بعض کتب مین یہ اشعار ہین

ماہ محرم زر ببین اندر صفر مین آئینہ
اول ربیع آب روان آخر غنم ای مہ نگر
اول جمادی نقرہ بین پس ببین در آخرین
ماہ رجب مصحف ببین شعبان گیاہ سبز تر
شمشیر در رمضان نگر شوال جامہ سبز تر
ذی قعدہ روی کودکی ذی الحجہ دختر خوب تر

اور بعض کتب مین یہ نقوش بعد رویت ہلال دیکھنے کو لکھے ہین

۴۲۹۶

اور [illegible] اور توفیق [illegible] خیر کے کہ جسکی دوست رکہتا ہی تو اور راضی ہوتا ہی تو

دوم یہ کہ چاند کیطرف اشارہ نہ کرنا چاہئے نہ ہاتھ سے اور نہ سر سے

اور نہ کسی اور [illegible] کہ امام بحق ناطق جناب جعفر صادق

علیہ السلام [illegible] ہے کہ جب تو ہلال ماہ مبارک رمضان دیکہے

پس لازم ہے کہ اشارہ [illegible] چاند کیطرف نہ کرے اور مستقبل القبلہ ہو اور

دونو [illegible] بلند کرے اور ہلال سے مخاطب ہو کر کہے

[illegible] رب العلمین الدعا مولف کہتا ہی

[illegible] مخاطب ہلال مین کوئی منافات نہین جن

بلاد مین کہ ہلال قبلہ کیجانب ہوتا ہے اونمین تو سہل ہے البتہ اون

بلاد مین کہ جن مین مخالف قبلہ ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ انسان

کسی چیز سے تخاطب کرے اور وہ پشت پر ہو کما لا یخفی علے

ذوی الابصار جب ہم مبادی اور مقدمات سے فارغ ہو چکے

تو اصل دعا کی توضیح و تشریح و تصریح شروع کرتے ہین اولاً مناسب ہے

کہ اصل دعا کو ذکر کرکے اوسکا لفظے ترجمہ کر دیا جاوے پس معلوم ہو

کان من دعائہ علیہ السلام اذا نظر الی الھلال

قولہ پس [illegible] اس روایت مین تخصیص ماہ رمضان ہے اور نیز تعمیم [illegible] پس کیا عجب [illegible] مقصود حضرت کا عموم [illegible] بیان فردو واحد [illegible] جیسا کہ وضو مین [illegible] منتص ہے [illegible] استحباب ہو [illegible] دوسرا یہ کہ اسی روایت [illegible] مراد تعمیم [illegible] سید علی خان [illegible] عفی اللہ عنہ

یعنی دعاے امام زین العابدین وخیر الساجدین علیہ السلام سے
وہ دعا ہے جسے ہلال دیکھ کے پڑھتے تھے **مولف کہتا** ہے
کہ پہلی سے ساتوین تک کے چاند کو ہلال کہہ سکتے ہین بلکہ اخر مہینے
دو تاریخوں مین بھی ۲۶ و ۲۷ - اور علاوہ اسکے قمر کہلاتا ہے جیسا کہ
تصریح کی ہے فیروزآبادی نے قاموس مین اور فارابی نے دیوان الادب مین
تبعیت کی ہے فارابی کی جوہری نی صحاح مین جیسا کہ ہم اسکیطرف اشارہ کر چکے
اَیُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِیعُ الدَّائِبُ السَّرِیعُ الْمُتَرَدِّدُ فِی
اے مخلوق خدا کہ مطیع خدا ہے کوشش کرنیوالا ہی تیزی کے ساتھ پہرنیوالا
مَنَازِلِ التَّقْدِیرِ الْمُتَصَرِّفُ فِی فَلَكِ التَّدْبِیرِ
منازل مقدرہ مین تصرف کرنے والا ہے فلک تدبیر مین
اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ
ایمان لایا مین سلطنت اوسکے کہ جسنے منور کردیا بسبب تیرے اندہیروں کو اور آشکار کردیا بسبب تیرے
وَجَعَلَكَ اٰیَةً مِنْ اٰیَاتِ مُلْكِهٖ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ
اور گردانا تجھکو ایک نشانی اپنی ملک کے نشانیوں سے اور ایک علامت علامتوں سے
سُلْطَانِهٖ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوعِ

اپنی سلطنت کے اور خدمت لی تجسے ساتھ زیادتی اور نقصان کے اور نکلنے

أُفُولِ وَالْإِنَارَةِ وَالْكُسُوفُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ انْتَ لَهُ

اور متوب جانیکے اور روشنی دینے کے اور گہنا نیکمان سب میں تو اوسکا

مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ مَا

مطیع ہے اور اوسکی مشیت کیطرف جلدی کرتا ہی پاکیزہ تر ہی وہ کسقدر عجیب ہے وہ

دَبَّرَ فِي أَمْرِكَ وَأَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ جَعَلَكَ

جسے مقرر کیا ہی تیرے بارہ میں اور کتنا لطیف ہی وہ کہ جسے صنعتیں کی ہیں تیرے شان میں گردانا تجھے

مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِأَمْرٍ حَادِثٍ فَأَسْأَلُ اللهَ

کنجی ایک ماہ نو کے بسبب کسی امر نو کے پس سوال کرتا ہوں میں اللہ

رَبِّي وَرَبَّكَ وَخَالِقِي وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِي

اپنے پرورگار اور تیرے پروردگار اور اپنی پیدا کرنیوالے اور اپنے مقرر کرنیوالے

وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِي وَمُصَوِّرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ

اور تیرے مقرر کرنیوالی اور اپنی صورت بنانیوالے اور تیرے صورت بنانیوالے سے کہ یہ درود بھیجے

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ

محمد اور آل محمد پر اور یہ کہ گردانے تجھکو ہلال برکت کا

لَا تُمَحِّقُهَا الْاَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْاٰثَامُ

کہ جسے محو نہ کر سکے گردش لیل و نہار اور طہارت کا کہ جسے آلودہ بہ نجاست نہ کر سکے گناہ

هِلَالَ اَمْنٍ مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ

ھلال امن کا آفات سے اور سلامتی کا گناہون سے

هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهُ وَيُسْرٍ

ہلال سعد کا کہ نہ نحوست ہو اوسمیں اور برکت ایسی کہ نہ برائی ہو ساتھ اوسکے اور فراخ

لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ

کہ جس سے نہ ملے تنگی اور بہتری کہ جس سے نہ ملے بدی چاند امن کا

وَاِيْمَانٍ وَسَلَامَةٍ وَاِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اور ایمانکا اور سلامتی کا اور سلام کا بار الٰہا درود بھیج اوپر محمد اور اونکی آلکے

وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ

اور گردان تو ہمیں راضی تر اون لوگوں میں سے کہ طالع ہوا اوپر اوسکے اور پاکیزہ تر اوس شخص

اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَفِّقْنَا فِيهِ

طرف اوسکے اور سعید تر اوس شخص کا کہ جسنے عبادت کی تیری اسمیں اور توفیق دی ہمکو اسمیں

لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيهِ

واسطے توبہ کے اور بچا تو ہمکو اس مین گناہ عظیم سے اور محفوظ رکھ تو ہمین اسمین
مِنْ مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ
متصل ہونے سے معصیت کے تیرے اور بھر دے میرے قلب کو اسمین شکر سے
نِعْمَتِكَ وَالْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا
اپنی نعمت کے اور اوڑھا دی اسمین پردہ ساتر عافیت کا اور تمام کر ہمپر اپنی نعمت کو
بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ
بسبب پوری کرنے تیرے اپنی طاعت کے کہ اسمین منت ہی بیشک تو بڑا احسان کرنیوالا ہے
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
اور لائق حمد ہے درود بھیج محمد پر اور آل پر اونکے کہ پاکیزہ ہین اور پاک ہین

## شرح دعا بطور اختصار

قولہ اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ ای
ایک اسم مبہم ہے کہ منادی معرف باللام پر داخل ہوتا ہے اسلئے
کہ عرب کے نزدیک مکروہ ہے جمع ہونا دو آلہ تعریف کا بحسب صورت
اگرچہ فائدہ ہر ایک کا جدا ہو پس اسی لحاظ سے ایک اسم مبہم کا فصل
کرنا مناسب جانا تاکہ وہ ابہام محتاج ہو ایک دوسرے اسم کا

جو زائل کر دے اوسکے ابہام کو تاکہ منادی ظاہر مین یہ اسم مبہم ہو
اور حقیقت مین یہ مخصص کہ جسے زائل کر دیا ابہام کو اور معین کر دیا
ماہیت کو اور بعد حرف مبہم کے ہا حرف تنبیہ اسلئے لاتے ہین کہ
یہ اشارہ کرے اس جانب کہ منادی فی الحقیقت مابعد ہا ہے
اگرچہ ظاہر مین اوسکا تابع ہے اور تفصیل اسکی کتب مبسوطہ نحویہ مین
مندرج ہے **خَلق** اصل مین مصدر ہے بمعنی تقدیر اور ابداع کے
یعنی پیدا کرنا کسی چیز کا بغیر اصل کے اور بلا سبق مادہ ومدت کے
اور بعد اوسکے استعمال اوسکا بمعنی مخلوق ہوا مثل لفظ کے بمعنے
ملفوظ کے اور رزق کے بمعنی مرزوق کے **دَائِبٌ** اسم فاعل ہے
دَاَبَ یدابُ سے بمعنی سعی اور کوشش کرنیوالے کے ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ دُواب کے معنی یہ ہین کہ ہمیشہ کوشش کرے ایک عمل پر
اور فرق ان دونون مین لفظ دُوام کا ہے اور انہین معنون مین فرمایا ہی
جناب باری تعالیٰ نے وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَائِبَیْنِ یعنی مسخر کیا تمہارے واسطے آفتاب اور ماہتاب کو
مستمر روشنی مین اور اکثر منافع وخواص مین ۔ اب بیان کرنا

اس امر کا ضرور ہے کہ امام علیہ السلام نے ہلال سے تخاطب کیا اور
اوسکے اوصاف مثل اطاعت اور سرعت امتثال امر اور متردد ہونیکو
فلک تدبیر مین بیان فرمایا پس بظاہر متوہم ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حضرتکا
مشعر ہے اس جانب کہ قمر کو حضرت نے ذوی العقول مین شمار کیا
اسلئے کہ تخاطب غیر ذوی العقول کیطرف اور توصیف و تعریف
اوسکی ذوی العقول سے غیر مرضی ہی نہ کہ آئمہ علیہم السلام سے
پس ضرور ہوا کہ اس مسئلہ کو ہم کسیقدر بسط و تفصیل کے ساتھ
بیان کرین **پس پوشیدہ نرہے** کہ فیمابین فلاسفہ اس امر
مین اختلاف ہی اکثر طبیعین اسپر ہین کہ یہ افلاک سب کے سب
ناطق ہین اور مطیع ہین اپنے مبدع اور خالق کی اور اکثر اسپر ہین کہ
غرض انکی حرکت سے فقط تقرب درگاہ جناب باری عز اسمہ ہے
اور بعض اسپر ہین کہ حرکت انکی بسبب ورود شوارق قدسیہ کے
ہی جو آناً فاناً انپر نازل ہوتی ہے اور بسبب تواتر نعمت کے اسقدر
سرور ہوتا ہے کہ اپنے مقام سے حرکت کرتے ہین جیسے اکثر حالت
سرور مین افعال انسانی مین حرکت ہو جاتی ہو اور جم غفیر حکما مین سے

تحقیق جواز تخاطب ہلال

اسطرف ہو کہ کواکب مین سے کوئی میت نہین تا اینکہ ہر ایک کے واسطے ایک نفس اونہون نے ثابت کیا ہے اور بو علی بن سینا نی شفا مین اور نیز نمط سادس اشارات مین بھی اسی جانب اشارہ کیا ہے اگرچہ ان حکما کے اقوال و خیالات پر اعتماد کرنا خالی تردد سے نہین مگر چونکہ شرع شریف صلے اللہ علی الصادع بہ سے مخالفت بھی اسکی ثابت نہین ہوتی پس جس باری تعالی نے ایک چھوٹی سی چونٹی کو حیات عطا فرمائی ہے وہ ایسے بڑے مخلوق کو اگر حیات عطا فرماے تو کیا بعید اور ممکن ہے استدلال حیات قمر پر بطور شرعی بھی قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ پس اس آیہ کے ظاہر سے استدلال ہر چیز کے ذی نفس ہونے پر کیا جا سکتا ہے اس نظر سے کہ تسبیح بغیر وجود حیات غیر ممکن ہے اور جب ہر چیز کا ذی حیات ہونا ثابت ہو گا تو قمر کا بھی ذی حیات ہونا ثابت ہو گا دوسرے کُلٌّ فِیۡ فَلَکٍ یَّسۡبَحُوۡنَ اس دلیل سے کہ واو نون حقیقۃً ذوی العقول کے لئے موضوع ہین پس قمر اور دیگر کواکب کا بھی ذوی العقول ہونا ثابت ہو جائے گا

پوشیدہ نہ رہے کہ اس آیہ سے دو وجوہ سے استدلال حیات قمر کیا جا سکتا ہے ایک وہ کہ جو متن مین بیان ہوا ہے دوسرے لفظ کل سے کہ مفید عموم ہے ... اس نظر سے کہ ... سابقین مین مثل ... استدلال ہو چکا تھا ترک کیا گیا تاکہ تکرار عبث نہ ہو ۱۲ منہ عفی عنہ

مگر باوجود ان سب کے پھر بھی ثبوت حیات کواکب محل اشکال ہے
اسلئے کہ کوئی دلیل حکمیہ و شرعیہ بحث سے محفوظ نہین رہ سکتی پس
تخاطب ہلال قول امام علیہ السلام ہین بر تقدیر عدم حیات کواکب
مجازی ہوگا یعنی ہلال کو بمنزلہ ذوی العقول فرض کر کے خطاب کیا
اور تسبیح ہر شی کی محمول معنی مجازی پر ہوگی اور یہ مراد ہوگی کہ وہ
زبان حال سے بخضوع و خشوع گویا تسبیح و تقدیس مین مشغول ہین
اور دوسرے آیہ مین سباحت صفت مخصوصہ ذوی العقول کے
از بسکہ بنا بر تشبیہ اثبات اوسکا نجوم کے لئے فرمایا تہا تو بطور ترشیح
ایراد جمع واؤ نون کے مناسب ہوئے اور معاملہ اون سے
ذوی العقول کا کیا گیا جیسا کہ اکثر محاورۂ زبان دانان عرب
و عجم و ہند مین موجود ہے قرآن مجید مین جناب باری تعالے
فرماتا ہے یَا اَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِي وَيَا
نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا اور مثل اسکے بکثرت ہے اور
جناب ناہج مناہج الفصاحۃ والبلاغۃ امیر المومنین علیہ السلام
نے مخاطب بدنیا فرمایا ہے یَا دُنْیَا قَدْ طَلَّقْتُكِ ثَلَاثًا

اور جناب سید الشہدا مظلوم کربلا علیہ التحیۃ والثنا شب عاشور کو فرماتے تھے ؎ یا دھر اف لک من خلیل ٭ کم لک فی الاصحاب من اصیل

اور نیز ناقہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے ؎

| | |
|---|---|
| یا ناقتی لا تذعری من زجری | وامضی بنا قبل طلوع الفجر |

حماسہ

| | |
|---|---|
| یا بدر و الامثال یضربها | لذی اللب الحکیم |

وقال الاخر

| | |
|---|---|
| یا شیبتی دومی لا تترحلی | وتیقنی انی بوصلک مولع |
| قد کنت اجزع من حلولک مرۃ | والان من خوف الترحل اجزع |

لادری

| | |
|---|---|
| ان مت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم | بلغ سلامی روضۃ فیہ النبی المحترم |

للمعزلی

| | |
|---|---|
| یا برق ان جئت الغری فقل لہ | اتراک تعلم من بارضک مودع |

اور زبان فرس میں بھی بکثرت مستعمل ہے حافظ شیرازی

| | |
|---|---|
| صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را | کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ ما را |

## حزین

خواہم درین گلستان دستوری صبارا — تا گرد سر بگردم آن یار بیوفا را

## وله

شاید کہ دہد آگہی از بوی تو مارا — دیشب بسر رہ تنگ گرفتیم صبارا

## غنی

بیار ای بخت بہر غرق ما در شور دریارا — پر ماہی مگردان بادبانِ کشتی مارا

## عرفی

ندانم ای فلک انصاف میدہی یا نہ — اگر از ہزار جفایت یکی کنم اظہار

اگر صواب نگویم بگوی و شرم مکن — کہ آبروی مرا نیست شرم کس در کار

## لوالدی دام ظلہ

مرنجان ای فلک ہمچو من آتش زبانی را — کہ آہ سوختہ جانی بسوزاند جہانی را

اور اردوی معلی مین برابر متداول ہے صدہا نظیرین اسکی موجود ہین یہ تخاطب ایسا متداول ہے کہ حاجت ذکر سند کی نہین یہ چند شعر تفریح طبع ناظرین کے لئے لکھے گئے بلکہ مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی قصیدہ ایسا نہین کہ جسکی تشبیب و تخلص مین ذکر نہو اور

حالانکہ یہ سبکے سب غیر ذوی العقول ہین بلکہ بعضی انمین سے
غیر ذی روح بلکہ بعضی غیر موجود فی الخارج ہین مگر ان سب کو
قائم مقام ذوی العقول فرض کر کے تخاطب کرتے ہین بلکہ تخاطب
فقط کیسا نسبت فاعلیت و مفعولیت کی کرتے ہین جیساکہ
جناب امیر المومنین فرماتے ہین انزلنی الدھر ثم انزلنی
حتی قیل علی و معاویۃ کما فصل فی المعانی والبیان
اور ایک وجہ اور بھی ذہن حقیر مین تخاطب امام علیہ السلام کے
آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تخاطب امام علیہ السلام کا ردہو قمر پر جسکا

## ذکر حملات محمود غزنوی مین لکھا ہے

کہ اوسنے محاصرہ کیا قلعہ سومناتھ کا اور وہ ایک بہت بڑا قلعہ ہے
اطراف گجرات مین اور یہ سومناتھ ایک بتخانہ ہے کہ جس مین
ایک تصویر بصورت قمر طلائی خالص سے بنائی تھی اور اوسکے
جوف مین جواہر بیش بہا بھرے تھے اور اوسکو ماہتاب فرض
کر کے پرستش کرتے تھے وجہ تسمیہ سومناتھ یہ معلوم ہوتی ہے کہ
زبان سنسکرت مین سوم ماہتاب کو کہتے ہین اور ناتھ تبارے

مخلوط التلفظ بہا بمعنی صاحب و آقا ہے پس گویا ماہتاب کو
اپنا آقا اور مالک سمجھتے تھے وہ قلعہ بھی اسی نام سے مشہور تھا
پس اس صورت مین کلام معجز نظام امام بطور اعجاز پیشین گوئی ارواح ہے
عقیدہ فاسدہ قمر پرستونکی اور اظہار ہے اسکا کہ جسکی تم بزعم
ناقص خود خدا جانتے ہو ہم خود اوسی سے مخلوقیت اور عبودیت
اوسکی بیان کرتے ہین اور وہ انکار نہین کر سکتا اور ممکن ہی کہ یہان[ع]
یہ توجیہ کیجائے کہ مقصود معصوم اظہار فائدہ خبر مخاطب کیطرف
نہین تاکہ ذوی العقول ہین ہونا اوسکا ضروری ہو بلکہ اظہار لازم
فائدہ تعلیم و تلقین و تمرین سامعین کے لئے مطمح نظر اقدس تھے
پس بطور ایاک عنی فاسمعی یا جاد صحت مین اوسکے کوئی
کلام نہین والحمد للہ علی الھامہ ایانا **السَّرِیْعُ** سرعت
ضد بطو ہی اور حکما نے سرعت کی یہ تعریف کی ہے کہ بہ نسبت
اوسکی ایک مسافت کہ مساوی ہو دوسری مسافت کی طی ہوتے
ہی کمتر زمانہ حرکت ثانی سے مثلاً ایک گھوڑا دو میل کی مسافت کو
ایک ساعت مین طے کرتا ہے اور دوسرا اوتنی ہے مسافت

---

ع اشارہ ہے طرف ایک امر دقیق بیان کیے جسکی تفصیل ترتیب سے مطولات مین مندرج ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ مخاطب جب مخاطب سے کوئی کلام سنتا ہے تو یا اخبار منظور ہوتا ہے مثلاً ایسے کہ زید نے عمرو کو مارا یا ایک شخص سے کہ زید نے مخاطب قرار دیکے غیر کو سنانا منظور ہوتا ہے اور یہ لازم فائدہ کہلاتا ہے پس یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے ہلال سے تخاطب فقط اسلئے کیا کہ اوسکی مخلوقیت کو اوسکے سامنے ظاہر کرین تاکہ غیر و نکو سنکر تنبہ ہو اور قمر کو معبود اپنا نہ سمجھین اور اس تاویل سے تاویل اول بھی نہایت صحیح ہو جاتی ہے بلکہ ان دونون کے ملانے سے قوی ہو جاتے ہین فتامل فانہ جید دقیق ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ

نصف ساعت مین طے کرتا ہے پس ثانی بہ نسبت اول کے
سریع ہے اور اول بہ نسبت ثانی کے بطی اور معلوم رہے
کہ سرعت اور بطوء دونو متعلق ایک ہی چیز سے یعنی حرکت سے ہین
اور وہ ایک کیفیت ہے کہ نام رکھی جاتی ہے بواسطہ شدت و
ضعف کے مگر اختلاف انکا باضافت ہوتا ہے یعنی جب ایک کو
دوسرے جانب مضاف کرین تب معلوم ہوگا کہ یہ سریع ہی اور یہ بطے
اور مخفی نرہے کہ توصیف کرنا امام علیہ السلام کا قمر کو سرعت
کے ساتھہ مراد اسے یا حرکت عرضیہ قمر ہے کہ بسبب توسط فلک
تدویر کے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ حرکت ذاتی قمر کی مختلف فیہ
حکما ہے بعض تو حرکت اصلیہ کی بالکلیہ قائل نہین مگر اکثر حکما
ہر ایک کوکب کے لئے حرکت ذاتی ثابت کرتے ہین پس بنابر
حرکت قسری کلام مبنے ظاہر حس اور حکم عرف پر ہے کہ اہل عرف
چاند ہی کو متحرک سمجھتی ہین اور بنابر حرکت ذاتی معنی فقرہ دعا ظاہر ہین از
بہر طور سرعت قمر بہ نسبت دیگر کواکب وسیارات کے ثابت ہے
بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ کواکب ثوابت سے حرکت ماہتاب کی

اثبات حرکت ثوابت از حدیث

اسلئے سریع ہی کہ ثوابت کی حرکت نہایت خفیف ہی حتی کہ حکماء قدما
اسکی حرکت کے قائل نہین البتہ بعض کہتے ہین کہ دورہ انکا تیس ہزار
سال مین تمام ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چھتیس ہزار سال مین
اپنا دورہ تمام کرتا ہے ہماری شرع شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ
علاوہ سیارات کے چند ستارے اور بھی حرکت کرتے ہین چنانچہ
کتاب انوار نعمانیہ مین لکھا ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیل حاضر تھے اس اثنا مین جناب
امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے جبرئیل نے جو ہین چہرہ مبارک پر
نظر ڈالی فوراً اوٹھ کھڑے ہوے اور بسر وقد تعظیم کی اور اپنے مقام سے
علیحدہ بیٹھے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
استفسار فرمایا کہ تمنے اس جوان کی اسقدر کیون تعظیم کی جبرئیل نے
عرض کی کہ یہ میرے اوستاد ہین انکا حق تعلیم مجھپر ہے حضرت نے
پوچھا کیونکر جبرئیل نے عرض کی کہ جب پروردگار عالم نے مجھے خلق کیا
تو مجھ سے پوچھا کہ بتا مین کون ہون اور تو کون ہے اور میرا نام کیا ہی
اور تیرا نام کیا ہے کئی ساعت تک مین مبہوت رہا کہ اس اثنا مین

یہ جوان بشکل نورانی میرے پاس آیا اور مجھہ سے استفسار کیا مین نے
تمام ماجرا کہہ سنایا فرمایا کہ کیون نہین کہتا ہے کہ تو رب جلیل ہے؛
اور نام تیرا جلیل ہے؛ اور مین عبد ذلیل ہون؛ اور نام میرا جبرئیل ہے
جناب رسالتماب صلعم نے پوچھا کہ اے جبرئیل تمہاری عمر کسقدر ہوگی جبرئیل
نے کہا کہ یہ تو مجھے نہین معلوم کہ میری عمر کسقدر ہے مگر اتنا جانتا ہون
کہ ایک ستارہ ہے کہ وہ تیس ہزار سال کے بعد نکلتا ہے اور مینے
اوسے تیس ہزار مرتبہ دیکھا ہے **مؤلف عرض کرتا ہے**
کہ یہ روایت موید ہے اون حکما کے قول کی کہ جو ثوابت کا دورہ
تیس ہزار برس بیان کرتے ہین پس کیا عجب کہ یہ ستارہ جسکا حوالہ
جبرئیل نے دیا ہے منجملہ کواکب ثوابت ہو اور بعض حکمای نصاری نے
تین سیارے علاوہ سبع سیارہ کے ثابت کئے ہین بذریعہ آلات
رسدیہ وغیرہ کے اور بہ نسبت سیارات کے سرعت قمر بھی ظاہر ہے
اسلئے کہ زحل ۳۰ برس مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے اور مشتری بارہ برس مین
اور مریخ ایک سال ساڑھے دس مہینے مین اور شمس و زہرہ و عطارد
قریب عـــہ ایکسال کے اور تفصیل اسکی کتب طویلہ منجمین مین مسطور و مذکور ہے

عـــہ لفظ قریب سے اشارہ ہے طرف تحقیقین کے چونکہ ثبوت سرعت قمر مین اسقدر معلوم ہو جانا کافی تھا لہذا اسیقدر پر اکتفا کیا اور ان تینون کی حرکتون مین تھوڑا ہی تفاوت ہے شمس و زہرہ مین سو ساٹھ دن اور ربع روز مین دورہ اپنا تمام کرتے ہین اور عطارد دو سو چار دن مین اپنا دورہ تمام کرتا ہے ظاہر ہے کہ قمر کی حرکت بہ نسبت سب کے ایکسال سے ۳۱۲ حصہ زیادہ ہے

ف ثبات سرعت سیارات سے

جب سیاق کلام نے ہمکو یہانتک پونہچایا اور کمیت قلم جولانی پر آیا تو اب بیان کرنا سیر قمر کا کسیقدر تفصیل کے ساتھ ضرور ہوا پس جاننا چاہئے مشہور ہے کہ مدت ماہ قمری اونتیس ۲۹ دن اور بارہ ساعتین اور چوالیس دقیقہ ہوتے ہین یہ بنابر اعتبار وضع قمر نسبت آفتاب کے ہے اور حرکت اصلی یعنی بلا لحاظ مناسبت آفتاب پس یہ اپنے دورے کو ۲۷ دن اور ۸ ساعتون مین بنابر تحقیق اہل ہیئات تمام کرتا ہے پس بہ نسبت اعتبار شمسی دو دن اور چار ساعتین فیمابینہما تفاوت ہے اور ہر دورے مین چند حدود ہین اور اوسکو منزل کہتے ہین پس حقیقۃً منزلین اسکی تین دورے مین بیاسی ۸۲ ہوتے ہین اسلئے کہ ۲۷ کو تین ۳ مین ضرب دینے سے ۸۱ ہوے اور آٹھ کو تین مین ضرب دیا تو چوبیس ۲۴ ہوے اور یہ مقدار ایک دن ورات کی ہے پس تین دورے مین اٹھائیس شب وروز ہوے مگر عرب نے ہر دورے مین ۲۸ منزلین بہ سبب سہولت حساب کے اور لحاظ دورہ شمسی وفصول اربعہ کے قرار دئے ہین چنانچہ شاعر کہتا ہی

اسمای منازل قمر نزد عرب
هقعه وهنعه ذراع ونثره پس طرف
پس سماک وغفر وزبانا اکلیل
سعد ذابح سعد بلع سعد سعود
از فرع مقدم بموخر چه رسید

شرطین وبطین ست وثریا دبران
جبهه زبره صرفه عوا پس ازان
قلب وشوله نعائم وبلده بدان
باشد پس سعد اخبیه چارم سان
انگه بر شمار رشد که باشد پایان

اور اہل ہند کے نزدیک دورہ قمر کا حساب اسطور پر ہے
اور بظاہر کیا عجب کہ اقرب بصحت ہو دو وجہونسے ایک یہ کہ
انکا حساب کسیقدر مائل بحقیقت ہی دوسرے اس نظر سے
کہ اکثر حکما او عقلا انکی حسابکی تعریف کرتے ہین بلکہ معلوم ہوتا ہی
کہ بعض نے محنت شاقہ گوارا کرکے سفر ہندوستان کیا اور
یہان اگر تحصیل علم حسابکی علاوہ اسکے ہماری شرع شریف
مین بھی تعریف وارد ہے اور ملہمان خالق العباد ع نے
انکی علم کی ثنا کی ہے پس معلوم ہو کہ منازل قمر اہل ہند
کے نزدیک حقیقۃ ستائیس ہین اور ابتداے دورہ قمر
برج حمل سے ہی آخر برج حوت تک اور زمانہ اوس کا

ستائیس شب و روز اور آٹھ ساعت اور چار دقیقہ ہے
اور بارہ برج مین حساب کرنے سے فی برج چون[۵۴] گھنٹہ
اور چار دقیقہ اور چند ثانیہ ہونا چاہئے لیکن زمانہ توقف
قمر ہر برج اور ہر منزل مین یکسان نہین اقل زمانہ
تیئیس[۲۳] گھنٹہ اونیس دقیقہ ہے اور اکثر زمانہ چھبیس[۲۶] گھنٹہ
بائیس منٹ ہے اور ہر منزل قمر کو زبان سنسکرت
مین نچھتر کہتے ہین اور ہر نچھتر کو چار حصون پر تقسیم کرتے ہین
اور ہر حصہ کو چرن کہتے ہین اور ہر برج مین نو چرن کا
زمانہ ممتد ہوتا ہے اور ہر مہینہ مین کسی قدر اختلاف زمانہ کا
ہوا کرتا ہے صراحت زمانہ منزل کی اور زمانہ برج کی طوالت
عبث چاہتی ہے اس نظر سے ترک لیا جس کو رغبت ہو
کتب طویلہ فن سے افادہ حاصل کرے ہم اس مقام مین فقط
تطبیق اسمائے بروج ہندو عربی و اسمائے منازل ہندی
و عربی سہولت فہم عوام کے لئے تحریر کرتے ہین مگر عرب نے
اٹھائیس[۲۸] منزلین قرار دین ہین اور یہ لوگ ۲۷ - اور وجہ اسکی

یہ معلوم ہوتی ہے کہ ستائیسوین دن تمام ہونے کے بعد
اٹھائیسوین دن کی آٹھ ساعتین گذرنے کے بعد دورہ
اس کا تمام ہوتا ہے پس عرب نے ثلث روز کو ایک
روز فرض کر کے ایک منزل بڑھا دی برعایت دورۂ
شمسی و فصول اربعہ اور کثرت اسکے ایام کبیسہ مین نکالی
ہے چنانچہ تفصیل اسکے سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین
محقق طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب تذکرہ اور شرح اشارات
مین اور شیخ بہائی نے حدیقہ ہلالیہ مین بیان فرمائی ہے
چونکہ ان مباحث غامضہ حکمیہ اور مطالب مشکلہ ہیأتیہ
کا سمجھنا بغیر عبور محاورات و اصطلاحات دشوار تھا
پس مناسب جان کر ایسے مباحث کو محول کتب
طویلہ پر کرتے ہین

جدول بروج دوازدگانہ و منازل قمر مع تطبیق عربی و شنسکرت

| نام بروج یعنی راس | | نام منزل قمر یعنی نچھتر | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عربی | شنسکرت | شمار منزل | نام منزل عربی کے | نام منزل ہندی کے | تعداد چرن |
| حمل | میکھ | ۱ | شرطین | اسنی | ۴ |
| | | ۲ | بطین | بھرنی | ۴ |
| | | ۳ | ثریا | کرتکا | ۱ |
| ثور | برکھ | 〃 | 〃 | 〃 | ۳ |
| | | ۴ | دبران | روہنی | ۴ |
| | | ۵ | ھقعہ | مرگسرا | ۴ |
| جوزا | متھن | 〃 | 〃 | 〃 | ۲ |
| | | ۶ | ھنعہ | اردرا | ۴ |
| | | ۷ | ذراع | پنربس | ۳ |
| سرطان | کرک | 〃 | 〃 | 〃 | ۱ |
| | | ۸ | نثرہ | پکہ | ۴ |
| | | ۹ | طرف | اسلیکھا | ۴ |

جبہہ پیشانی کو کہتے ہین چونکہ یہہ بجاے پیشانی اسد کے واقع ہوا اسیوجہ سے جبہہ کہتے ہین یہ چار ستارے ہین موقع درمیان ان کے ایک تازیانہ کے برابر فاصلہ نظر آتا ہے اور دو کمین سے اوتر کے طرف منبسط ہی اہل نجوم اسے قلب الاسد کہتے ہین ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ ملخصا عن الہیئۃ

زھرہ بفتح اول و سکون ثانی چمکنے ستارے کو کہتے ہین اور دوش اسد کو بہی کہتے ہین اسی سبب سے اس منزل کا نام زہرہ ہے کہ دوش اسد پر ہے اور یہہ دو ستارے ہین ایک زیادہ روشن ہے اور ایک کم اور کچھ کجی بہی ہے ۱۲

صرفہ ایک ستارہ ہے نہایت روشن عقب مین زبرا کے اور گرد اسکے اور چند ستارے ہین کہ نور کم رکھتے ہین یعنی [illegible] متعلق ہے اور [illegible] کہتے ہین چونکہ اسی لوگ مستفید ہوتے ہین اسکا نام رکھدیا ۱۲ منہ عفی عنہ

عوا بفتح اول [illegible] کتے کو کہتے ہین کہ جو شیر کے پشت پر ہو چونکہ منزل اسد سے متصل ہے اور یہہ چار ستارے ہین اس سبب سے [illegible] کہتے ہین [illegible]

سماک [illegible] دو ہین سماک اعزل [illegible] قمر سے ہے اور سماک اعزل ایک ستارہ ہے روشن اعزل بفتح اول و سکون ثانی [illegible] نہین ہے اور [illegible] ۱۲ منہ

غفر بفتح اول [illegible] تین کواکب ہین [illegible] ۱۲

زبانہ بضم اول [illegible] دو ستارے ہین [illegible] ۱۲

اکلیل بفتح اول [illegible] ۱۲ منہ

قلب [illegible] ۱۲ منہ



## بقیہ جدول بروج دوازدگانہ ومنازل قمر زبان سنسکرت وعربی

| نام برج یعنی راس | | نام منزل قمر یعنی نچھتر | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عربی | ہندی | شمار | عربی | ہندی | تعداد |
| اسد | سنگھ | ۱۰ | جبھہ | مگھا | ۴ |
| | | ۱۱ | ذھرہ | پوربا پھاگنی | ۴ |
| | | ۱۲ | صرفہ | اترا پھالگنی | ۱ |
| سنبلہ | کنیا | // | // | // | ۳ |
| | | ۱۳ | عوا | ہست | ۴ |
| | | ۱۴ | سماک | چترا | ۲ |
| میزان | تلا | // | // | // | ۲ |
| | | ۱۵ | غفر | سواتی | ۴ |
| | | ۱۶ | زبانہ | بساکھا | ۳ |
| عقرب | برچھیک | // | // | // | ۱ |
| | | ۱۷ | اکلیل | انرادھا | ۴ |
| | | ۱۸ | قلب | جیٹھا | ۴ |